عالمی مجلس تحفظ ختم نبوۃ کا ترجمان

ہفت روزہ ختم نبوۃ

INTERNATIONAL URDU WEEKLY **KHATM-E-NUBUWWAT** KARACHI PAKISTAN

جلد: ۴۵ | ۲۵/رجب تا یکم شعبان المعظم ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/جنوری ۲۰۲۶ء | شمارہ: ۳

شعبان المعظم

فضائل واحکام

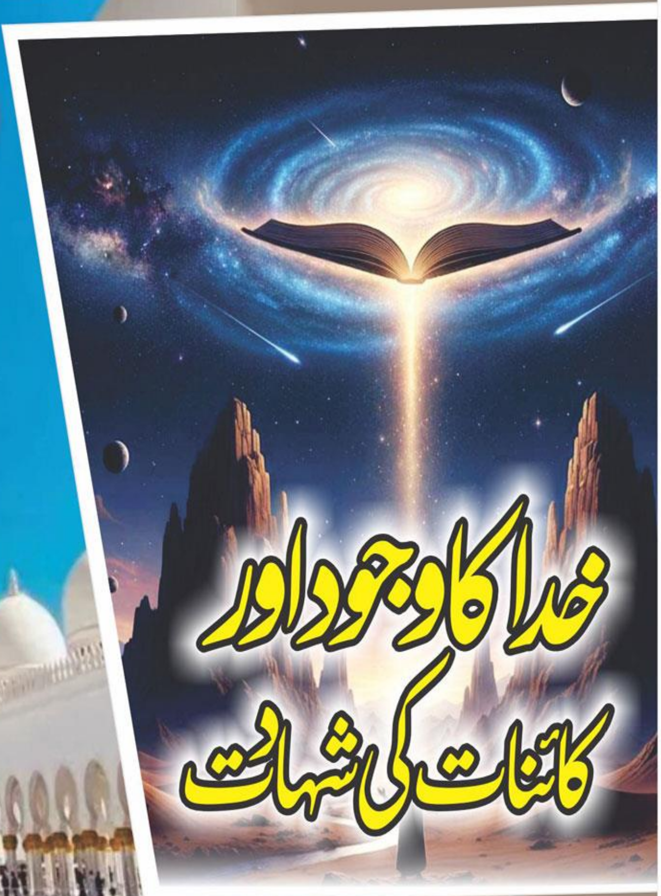

بلوچستان سے قادیانیت کی رخصتی

قابلِ دید نظارہ

Website: http://www.khatm-e-nubuwwat.info
http://www.khatm-e-nubuwwat.org
www.amtkn.com
Email:editorkn@yahoo.com

تین بار طلاق دینے سے تین ہی ہوتی ہیں

س:... ۳؍نومبر ۲۰۲۵ء کو میرے شوہر نے فون پر تین بار یہ کہہ کر طلاق دی ہے کہ میں آپ کو طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، اس بات کا ثبوت فون پر دی گئی طلاق کی ریکارڈنگ میں موجود ہے۔ اب وہ اس بات کو نہیں مان رہے، رجوع کرنا چاہ رہے ہیں۔ کورٹ بھی چلے گئے ہیں اور اجازت مانگ رہے ہیں کہ آمنے سامنے ایک بار ملنے کی اجازت دی جائے۔ مجھے فتویٰ دیجئے تاکہ میں کورٹ میں جمع کراسکوں اور انہیں واضح طور پر بتاسکوں کہ طلاق ہوگئی ہے۔ میں الحمدللہ! سنی مسلک سے ہوں وہ کہہ رہے ہیں کہ میں نے فتویٰ لے لیا ہے۔ ایک بار طلاق ہوئی ہے۔

ج:...صورت مسؤلہ میں اگر آپ کے شوہر اس بات کا اقرار کرتے ہیں کہ فون پر دی گئی طلاق کی ریکارڈنگ ان کی ہے اور انہوں نے فون پر بذات خود تین مرتبہ مذکورہ جملے کہے کہ:

’’میں آپ کو طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں، طلاق دیتا ہوں یا آپ نے فون پر خود ہی اپنے شوہر سے یہ جملے سنے۔‘‘

تو ایسی صورت میں آپ کو تینوں طلاقیں واقع ہوگئی ہیں۔ اب رجوع کی کوئی گنجائش نہیں بچی، نہ ہی بغیر حلالہ شرعیہ کے دوبارہ نکاح ہوسکتا ہے۔ عدت گزارنے کے بعد دوسری جگہ نکاح کرسکتی ہیں۔ فتاویٰ عالمگیری میں ہے:

’’وان کان الطلاق ثلاثا فی الحرۃ.....لم تحل لہ حتی تنکح زوجاً غیرہ نکاحاً صحیحاً ویدخل بھا ثم یطلقھا اویموت عنھا۔‘‘ (فتاویٰ عالمگیری،ص:۴۷۳،ج:۱)

آپ کے شوہر نے واضح طور پر تین بار طلاق دینے کے الفاظ بولے ہیں۔ جس سے ظاہر ہے تین طلاق ہی ہوئیں۔ ایک کس طرح ہوئی؟ اس مسئلہ میں تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین، تابعین اور ائمہ اربعہ سب کا اتفاق ہے کہ تین طلاق دینے سے تین ہی ہوتی ہیں، ایک نہیں۔

’’وذھب جمھور الصحابة والتابعین و من بعدھم آئمة المسلمین الی احد یقع الثلاث ولم یظھر لھم مخالف فماذا بعدالحق الا الضلال۔‘‘

(فتاویٰ شامی،ص:۲۳۳،ج:۳،طبع ایچ ایم سعید کراچی)

واللہ أعلم بالصّواب!

ہفت روزہ ختمِ نبوۃ

مجلس ادارت

صاحبزادہ مولانا عزیز احمد، مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا قاضی احسان احمد

جلد: ۴۵ ۲۵/رجب تا یکم شوال المکرم ۱۴۴۷ھ مطابق ۱۶ تا ۲۲/جنوری ۲۰۲۶ء شمارہ: ۳

اس شمارے میں!

بلوچستان سے قادیانیت کی رخصتی....	۵	حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ
شعبان المعظم... فضائل واحکام	۷	مولانا ابوجندل قاسمی
بنگلہ دیش وسری لنکا کا سفر (۳)	۹	مولانا محمد اعجاز مصطفی
بیماری اور عیادت... آداب واحکام (۲)	۱۲	مولانا عبداللطیف قاسمی
خدا کا وجود اور کائنات کی شہادت	۱۶	مولانا خالد سیف اللہ رحمانی
معراج جسمانی پر دلائل	۱۸	مولانا عبدالحکیم نعمانی
تحریک ختم نبوت منزل بہ منزل (۱۴)	۲۱	مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی
خبروں پر ایک نظر	۲۴	ادارہ

زرِ تعاون

امریکا، کینیڈا، آسٹریلیا: ۱۰۰ ڈالر، یورپ، افریقا: ۸۰ ڈالر، سعودی عرب، متحدہ عرب امارات، بھارت، مشرقی وسطی، ایشیائی ممالک: ۷۰ ڈالر

فی شمارہ: ۲۵ روپے، ششماہی: ۶۰۰ روپے، سالانہ: ۱۲۰۰ روپے

سرپرست

حضرت مولانا حافظ محمد ناصرالدین خاکوانی مدظلہ

مولانا سیّد سلیمان یوسف بنوری

مدیراعلیٰ

مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری

نائب مدیراعلیٰ

مولانا اللہ وسایا

مدیر

مولانا محمد اعجاز مصطفی

معاون مدیر

عبداللطیف طاہر

قانونی مشیر

حشمت علی حبیب ایڈووکیٹ

منظور احمد میو ایڈووکیٹ

سرکولیشن مینجر

محمد انور رانا

تزئین وآرائش:

محمد ارشد خرم، محمد فیصل عرفان خان

بنیاد

امیر شریعت مولانا سیّد عطاء اللہ شاہ بخاریؒ

خطیب پاکستان مولانا قاضی احسان احمد شجاع آبادیؒ

مجاہد اسلام حضرت مولانا محمد علی جالندھریؒ

مناظر اسلام حضرت مولانا لال حسین اخترؒ

محدث العصر حضرت مولانا سیّد محمد یوسف بنوریؒ

خواجہ خواجگان حضرت مولانا خواجہ خان محمدؒ

فاتح قادیان حضرت اقدس مولانا محمد حیاتؒ

مبلغ اسلام حضرت مولانا عبدالرحیم اشعرؒ

مجاہد ختم نبوت حضرت مولانا تاج محمودؒ

ترجمان ختم نبوت مولانا محمد شریف جالندھریؒ

جانشین حضرت بنوری حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰنؒ

شہید اسلام حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہیدؒ

حضرت مولانا سیّد انور حسین نفیس الحسینیؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالمجید لدھیانویؒ

شیخ الحدیث حضرت مولانا ڈاکٹر عبدالرزاق اسکندرؒ

شہید ختم نبوت حضرت مولانا مفتی محمد جمیل خانؒ

شہید ناموس رسالت مولانا سعید احمد جلال پوریؒ

رابطہ دفتر: جامع مسجد باب الرحمت (ٹرسٹ)

ایم اے جناح روڈ کراچی، فون: ۳۲۷۸۰۳۳۷، فیکس: ۳۲۷۸۰۳۴۰

Jama Masjid Bab-ur-Rehmat (Trust)

Old Numaish M.A.Jinnah Road Karachi

Ph:32780337, Fax:32780340

مرکزی دفتر: حضوری باغ روڈ، ملتان

فون: ۰۶۱-۴۷۸۳۴۸۶

Hazori Bagh Road Multan

Ph:061-4783486

لندن آفس:

35,Stockwell Green

London, SW9 9HZ U.K

Ph:0207-737-8199

ناشر: عزیز الرحمٰن جالندھری مطبع: القادر پرنٹنگ پریس طابع: سیّد شاہد حسین مقام اشاعت: جامع مسجد باب الرحمت ایم اے جناح روڈ کراچی

دورِنبوت کے تاریخ وار حالات وواقعات

عہدِ نبوت کے ماہ وسال

تالیف: علامہ مخدوم محمد ہاشم سندھی ٹھٹھوی رحمہ اللہ ترجمہ: حضرت مولانا محمد یوسف لدھیانوی شہید رحمہ اللہ

قسط:۱۵۲ فصل:....۷ھ کے واقعات

۶۵:.... اسی سال غورث اور اس کی قوم پر یہ آیت نازل ہوئی: ’’یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اذْکُرُوْا نِعْمَتَ اللّٰہِ عَلَیْکُمْ اِذْ ھَمَّ قَوْمٌ اَنْ یَّبْسُطُوْٓا اِلَیْکُمْ اَیْدِیَھُمْ فَکَفَّ اَیْدِیَھُمْ عَنْکُمْ۔‘‘ (المائدۃ:۱۱)

ترجمہ:.... ’’اے ایمان والو! اللہ تعالیٰ کے اِنعام کو یاد کرو جو تم پر ہوا ہے جبکہ ایک قوم اس فکر میں تھی کہ تم پر دست درازی کریں، سو اللہ تعالیٰ نے ان کا قابو تم پر چلنے نہ دیا۔‘‘ (ترجمہ حضرت تھانویؒ)

۶۶:.... اسی سال غزوۂ ذات الرقاع سے قبل حضرت جابر بن عبداللہ الانصاری رضی اللہ عنہ نے ایک بیوہ خاتون سہیلہ بنتِ مسعود الانصاریہ سے شادی کرلی، ابھی وہ عروسی کی حالت میں تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم غزوۂ ذات الرقاع کے لئے نکلے، حضرت جابر رضی اللہ عنہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم رکاب ہوئے، واپسی میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت کیا کہ: ’’تم نے کنواری سے شادی کی ہے یا بیوہ سے؟‘‘ عرض کیا: ’’بیوہ سے!‘‘ فرمایا: ’’کنواری سے کی ہوتی کہ دونوں میں ملاطفت وملاعبت ہوتی‘‘ (جابرؓ نے اس کا معقول عذر عرض کیا) الحدیث۔

۶۷، ۶۸:.... اسی سال غزوۂ ذات الرقاع سے واپسی پر یہ معجزہ ہوا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اُونٹ بہت ہی مریل اور ماندہ تھا، لشکر کے ساتھ چلنے کی طاقت نہیں رکھتا تھا، اس بنا پر حضرت جابر پیچھے رہ گئے تھے، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہاتھ میں کوڑا لیا اور اُونٹ کو ہنکانے کے لئے مارا اور زبانِ مبارک سے دُعا بھی فرمائی، پھر تو بہ برکتِ دُعائے نبوی وہ اتنا تیز قدم اور سبک رفتار ہوا کہ تمام لشکر سے آگے نکل گیا، اور جب یہ اُونٹ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے معجزے سے تیز ہوگیا تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک اوقیہ میں حضرت جابرؓ سے خرید لیا، ایک اوقیہ چالیس دِرہم کا ہوتا ہے، اور مدینہ چل کر قیمت ادا کرنے کا وعدہ فرمایا، مدینہ آئے تو قیمت ادا فرمائی اور حضرت بلالؓ سے فرمایا: ’’زِنْ وَاَرْجِحْ‘‘ ’’دراہم تول کردو، اور جھکتا ہوا تول تولو!‘‘ اصل قیمت سے زائد ادا فرمانے کے بعد آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اَز راہِ شفقت اُونٹ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کو عطا کردیا اور فرمایا: ’’اُونٹ بھی لے جاؤ اور قیمت بھی!‘‘

بعض نے کہا یہ چاروں واقعات، یعنی حضرت جابرؓ کا سہیلہؓ سے عقد، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اُونٹ کی فروخت کا معاملہ، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا اصل قیمت سے زائد عطا کرنا، اور یہ کہ قیمت چکادینے کے بعد اُونٹ بھی عطا کردینا، غزوۂ تبوک سے واپسی کے واقعات ہیں، اور بعض نے کہا کہ غزوۂ فتحِ مکہ سے واپسی کے بعد۔

۶۹:.... اسی سال غزوۂ ذات الرقاع سے واپسی پر جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم موضع ’’صرار‘‘ پہنچے جو مدینہ طیبہ سے تین میل کی مسافت پر واقع ہے تو وہاں شکرانۂ فتح کے طور پر گائے ذبح کی، اور وہاں صحابہ کرامؓ کے ہمراہ ایک دن قیام فرماکر مدینہ طیبہ تشریف لائے۔ (جاری ہے)

حضرت مولانا اللہ وسایا مدظلہ

اداریہ

بلوچستان میں قادیانیت کی رخصتی کا قابلِ دید نظارہ!

الحمدللّٰہ وکفٰی وسلام علٰی سید الرسل وخاتم الانبیاء، اما بعد!

امسال ۱۳؍نومبر ۲۰۲۵ء سے بلوچستان کے لئے تبلیغی دورہ کا آغاز ہوا۔ کوئٹہ، مچھ، سبی اور پشین کے لئے توفقیر راقم اور مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے ایک ساتھ سفر ہوئے۔ چمن، قلات، نوشکی، لورالائی، گلستان اور ژوب کے لئے حضرت مولانا قاضی احسان احمد صاحب کے اسفار ہوئے۔ مولانا انوار الحق حقانی، مولانا مفتی محمد احمد، مولانا محمد اویس، مولانا عنایت اللہ اور دوسرے رہنما بھی شریک قافلہ تھے۔ بلوچستان کے اس سفر میں ایک بہت بڑی تاریخی خبر سننے کو ملی، اہل اسلام تک پہنچانے کے فریضہ کی ادائیگی کے لئے عرض ہے کہ: پاکستان بننے کے ایک سال بعد قادیانی جماعت کے بانی مرزا قادیانی کا بیٹا مرزا بشیر الدین محمود ۱۹۴۸ء میں کوئٹہ گیا، اس زمانے میں فوج میں میجر محمود نامی ایک شخص قادیانی تھا، اس کے گھر مرزا محمود قادیانی قیام پذیر رہا۔ اسی دوران مرزا محمود قادیانی چیف گرو نے ایک تقریب میں اعلان کیا جسے پاکستان کے چیف جسٹس منیر احمد اور مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے ”رپورٹ تحقیقاتی عدالت فسادات پنجاب ۱۹۵۳ء“ کے صفحہ ۲۸۰ پر لکھا ہے کہ: ”کوئٹہ میں مرزا بشیر الدین محمود احمد (پسر مرزا قادیانی) نے جو تقریر کی وہ نہ صرف نامناسب بلکہ غیر مآل اندیشانہ اور اشتعال انگیز تھی۔ اس تقریر میں انہوں نے بلوچستان کے صوبہ کی پوری آبادی کو احمدی بنالینے اور اس صوبہ کو مزید جدوجہد کے مرکز کی حیثیت سے استعمال کرنے کی علی الاعلان حمایت کی۔ احمدی افسروں نے لوگوں کو احمدی بنانے کی مہم میں ازسرتاپا مصروف ہو جانا اپنا فریضہ خیال کیا۔ ان کے اس روّیہ کی وجہ سے احمدیوں کو اس امر کا حوصلہ ہوا کہ جہاں کہیں انہیں افسروں کی حمایت حاصل تھی یا حاصل ہونے کی توقع تھی، وہاں اپنے مقصد کے حصول میں زوروشور سے مصروف ہو جائیں۔“

عدالتی کمیشن کی رپورٹ کا متعلقہ اقتباس آپ نے ملاحظہ کیا کہ قادیانی نام نہاد خلیفہ نے بلوچستان کو احمدی اسٹیٹ اور پوری دنیا کے لئے قادیانی مرکز بنانے کا اعلان کیا۔ عدالت نے قرار دیا کہ قادیانی افسران اپنے خلیفہ کے حکم کی تعمیل میں اپنی سرگرمیوں کو قادیانی جماعت کے مفادات کے لئے استعمال میں لانے میں سرگرم عمل تھے۔ غرض بلوچستان کے صوبہ کو قادیانی اسٹیٹ اور پوری دنیا کے لئے قادیانی مرکز بنانا، پورے صوبہ بلوچستان کے مسلمانوں کو قادیانی بنانے کا منصوبہ یا خواب قادیانی نام نہاد خلیفہ کا منصوبہ یا سازش کا مرکزی محور تھا۔ اب دیکھئے کہ قدرت حق تعالیٰ نے وہاں کے مسلمانوں کو قادیانی سازش سے کس طرح محفوظ رکھنے کا سامان کیا کہ قادیانی منصوبہ ناکام ہوا، اور بلوچستان کے مسلمان قادیانی یلغار سے کیسے محفوظ رہے:

۱...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے دوسرے امیر مولانا قاضی احسان احمد صاحب شجاع آبادی نے بلوچستان کے چیف سیکریٹری، ہوم سیکریٹری، گورنر سے ملاقاتوں کے لئے کوئٹہ کا سفر کیا۔ تمام ذمہ دار افسران صوبہ کو بلوچستان میں قادیانی سرکاری افسران کی دیوانگی کی حد تک قادیانی عقائد کی تبلیغ سے آگاہ کیا۔ سرکاری خزانہ کے آب ودانہ پر پلنے والے قادیانی سرکاری ملازمین کی قادیانیت کی تبلیغ کے سدباب کے لئے سدِّ سکندری قائم کرنے کا ان ملاقاتوں نے اتمام حجت کا موقع فراہم کیا۔

۲...... مجلس تحفظ ختم نبوت کے پہلے ناظم اعلیٰ مولانا محمد علی جالندھری نے بلوچستان میں مجلس تحفظ ختم نبوت کا نہ صرف کوئٹہ میں دفتر قائم کیا، بلکہ پورے صوبہ میں تبلیغی دورہ کر کے اسلامیان بلوچستان کو قادیانی کفر کے مقابلہ میں صف آرا کر دیا۔

۳......۱۹۷۰ء کے الیکشن میں جمعیت علمائے اسلام کو بلوچستان اسمبلی میں ایک بڑی بھرپور نمائندگی ملی، تب سرحد اور بلوچستان میں جمعیت علماء اسلام، نیشنل عوامی پارٹی اور پاکستان پیپلز پارٹی کے اشتراک سے حکومتیں قائم ہوئیں۔

۴......اس زمانے میں قادیانی حماقت نے یہاں شرارت کا نیا ڈول ڈالا کہ ژوب میں قادیانی افسران نے قرآن مجید کے محرف ترجمہ والے نسخے تقسیم کئے۔ تب اسلامیان ژوب اس قادیانی اشتعال انگیزی اور کفر بواح کے خلاف میدان عمل میں اترے۔ پورے علاقے میں وہ احتجاج ہوا کہ قادیانی افسران بھیگی بلی بن کر دن کو تارے گننے لگے۔ بلوچستان کی صوبائی اور ڈسٹرکٹ ژوب کی حکومت، اسٹیبلشمنٹ اور تمام قانون نافذ کرنے والے اداروں نے امن قائم کرنے کے لئے ضروری گردانا کہ ژوب کے پورے ضلع سے قادیانی افسران کو ''نو دو گیارہ'' کردیا جائے اور آئندہ کے لئے پابندی عائد کردی گئی کہ کبھی بھی ژوب کی ڈسٹرکٹ حدود میں کوئی سول یا فوج یا کسی بھی ادارے کا قادیانی افسر نہیں لگایا جائے گا گویا اس معاہدہ کے ذریعے قادیانیوں کے ضلع ژوب میں داخلہ کی ہمیشہ کے لئے پابندی لگ گئی۔ اس سلسلہ میں مولانا سید شمس الدین شہید، حاجی محمد عمر، حاجی محمد علی، مولانا اللہ داد کاکڑ، حاجی فیاض حسن سجاد اور دوسرے حضرات نے بڑی سرگرمی دکھائی۔

۵......قادیانی خلیفہ کی رعونت اور خام خیالی کے بلند و بالا منصوبوں کو قدرت نے ایسے ناکام کیا کہ پورے بلوچستان میں کوئٹہ کے ایم اے جناح روڈ کی ایک ذیلی گلی میں قادیانی مرکز کے علاوہ پورے صوبہ میں کہیں قادیانی دفتر، مرکز یا ان کا عبادت خانہ نہ بن پایا۔

۶......آج سے اکتالیس (۴۱) سال قبل قادیانی شرارت پر اسلامیان بلوچستان نے قادیانی دفتر کوئٹہ کا گھراؤ کیا تب اسلامیان کوئٹہ کی جدوجہد سے وہ قادیانی مرکز انتظامیہ نے سربمہر کردیا۔ ۴۱ سال ان کا مرکز سرکاری احکامات کے تحت قانونی طور پر پابند رہا۔

۷......اب نومبر ۲۰۲۵ء میں ہم لوگ بلوچستان گئے، تب عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے دفتر کی ایک نشست میں ذمہ داران و رہنمایان نے بتایا کہ وہ بلوچستان میں اکلوتا قادیانی مرکز جو ۴۱ سال سے سیل تھا قادیانی جماعت نے فروخت کردیا ہے۔ کاکڑ برادری کے دو بھائیوں اور کاسی برادری کے دو بھائیوں یعنی کل چار حصے داروں نے وہ قادیانی مرکز خرید لیا ہے اور نئے مسلمان مالکان نے تحریری طور پر وہاں کے مسلمانوں سے معاہدہ کیا ہے جس کی مجلس تحفظ ختم نبوت کوئٹہ کے دفتر میں کاپی موجود ہے کہ اس پلاٹ کے مسلمان مالکان نہ تو کسی قادیانی کو یہاں کرائے پر کوئی جگہ دیں گے نہ ہی کسی قادیانی کو یہ جگہ کلیتاً یا جزواً دیں گے۔ پورا قادیانی مرکز دفتر مہمان خانہ، میٹنگ ہال، رہائشی مکان اور مرزا ڑہ سب کچھ منہدم کردیا گیا ہے۔ اسے ایک پلاٹ کی طرح مکمل طور پر صاف کرکے مسلمان مالکان نئی تعمیر کا آغاز کریں گے۔

ایک ہی قادیانی مرکز تھا جو بک گیا، قادیانی سازش ناکام ہوئی۔ بلوچستان کا صوبہ کیا قادیانی اسٹیٹ بنتا تھا کہ قادیانی مرکز ہی سرے سے معدوم ہوگیا۔ قادیانیت وہاں سے گدھے کی سینگ کی طرح غائب، خائب و خاسر ہوگئی۔ ملعون قادیان کے ملعون بیٹے کے اقتدار کے خواب کا نشہ ہرن ہوگیا۔ مسلمان سرخرو ہوئے قادیانی کفر شکست کا شکار ہوگیا۔ پورے صوبہ بلوچستان میں کوئی قادیانی مرکز نہیں۔ قادیانیت کی وہاں سے صف لپیٹ دی گئی۔ قادیانیت کا جنازہ نکل گیا۔ ان کی پریشان خیالی، زبوں حالی کا مصداق بن گئی۔ ان کی لن ترانیاں شیطان کی بانسری کی صداء بصحرا بن گئیں۔

نام تک نہیں رہا ان کا ناموں میں اور نشان تک نہیں رہا ان کا نشانوں میں۔ دیدہ عبرت اس ویران قادیانی مرکز کی بربادی کو فقیر راقم نے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ ژوب سے قادیانیت بدری، کوئٹہ میں ۴۱ سال قادیانی دفتر کی سرکاری بندش اور اب اختتام و انجام رسوائی اور ذلت کے مناظر سب قدرت نے دکھا دیئے۔ کتنی مسلمانوں کی خوش نصیبی اور کتنی قادیانیت کی بدنصیبی۔

اب بھی کوئی نہ سمجھے تو اسے خدا سمجھائے۔ ان حالات میں قادیانیت کی مرجاہٹ اور اسلام کی مسکراہٹ قابل نظارہ ہیں: وتعز من تشاء وتذل من تشآء بیدك الخیر انك علی كل شئی قدیر!

وصلی اللّٰہ تعالیٰ علی خیر خلقه سیدنا محمد وعلی آله واصحابه واجمعین!

شعبان المعظم.... فضائل واحکام

مولانا ابوجندل قاسمی

ماہِ شعبان ایک بابرکت مہینہ ہے، ''شعبان'' عربی زبان کے لفظ ''تَشَعُّب'' سے بنا ہے، جس کے معنی پھیلنے کے آتے ہیں اور چوں کہ اس مہینے میں رمضان المبارک کے لیے خوب بھلائی پھیلتی ہے اسی وجہ سے اس مہینے کا نام ''شعبان'' رکھا گیا۔ (عمدۃ القاری، باب صوم شعبان ۱۱/۱۱۶، فیض القدیر ۲/۳)

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مہینے کے اکثر حصے میں روزے رکھتے تھے؛ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''مَا رَأَیْتُ رسولَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم اِسْتَکْمَلَ صِیَامَ شَھْرٍ قَطُّ اِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَیْتُهُ فِي شَھْرٍ اَکْثَرَ مِنْهُ صِیَامًا فِي شَعْبَانَ۔'' (صحیح بخاری ۱/۲۶۴، صحیح مسلم ۱/۳۶۵)

یعنی میں نے کبھی نہیں دیکھا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (پورے اہتمام کے ساتھ) رمضان المبارک کے علاوہ کسی پورے مہینے کے روزے رکھے ہوں اور میں نے نہیں دیکھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی مہینے میں شعبان سے زیادہ نفلی روزے رکھتے ہوں۔

ایک اور حدیث میں فرماتی ہیں: ''کَانَ اَحَبَّ الشُّھُوْرِ اِلٰی رسولِ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم أن یَّصومَه شَعْبَان ثُمَّ یَصِلُه بِرَمَضَانَ۔'' (کنز العمال حدیث ۲۴۵۸۴)

یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تمام مہینوں سے زیادہ یہ بات پسند تھی کہ شعبان کے روزے رکھتے رکھتے رمضان سے ملا دیں۔

> حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے، لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں؛ حالاں کہ اس مہینے میں بندوں کے اعمال پروردگارِ عالم کی جانب اٹھائے جاتے ہیں، لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (شعب الایمان حدیث ۳۸۲۰، فتح الباری ۴/۲۵۳)

اسی طرح حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: ''میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو شعبان اور رمضان کے سوا لگاتار دو مہینے روزے رکھتے ہوئے کبھی نہیں دیکھا۔'' (ترمذی شریف ۱/۱۵۵)

یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم رمضان کے پورے مہینے کے ساتھ ساتھ شعبان کے بھی تقریباً پورے مہینے کے روزے رکھتے تھے اور بہت کم دن ناغہ فرماتے تھے۔

ماہِ شعبان میں روزے کی حکمتیں:

ماہِ شعبان میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیادہ نفلی روزے رکھنے کے کئی اسباب اور کئی حکمتیں بیان کی گئی ہیں، علامہ محب طبریؒ نے چھ حکمتیں بیان فرمائی ہیں، (عمدۃ القاری ۱۱/۱۱۹) جن میں سے چار حکمتیں وہ ہیں جن کی طرف احادیث میں بھی اشارہ کیا گیا ہے، انھیں کو یہاں ذیل میں پیش کیا جاتا ہے:

(۱) رمضان کی تعظیم اور روحانی تیاری:

چناں چہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا گیا کہ: ''اَیُّ الصَّوْمِ اَفْضَلُ بَعْدَ رَمَضَانَ قَالَ شعبانُ لِتَعْظِیْمِ رمضانَ۔''

ترجمہ: رمضان المبارک کے بعد افضل روزہ کون سا ہے؟ ارشاد فرمایا: رمضان کی تعظیم

کے لیے شعبان کا روزہ، الخ

(ترمذی شریف ۱/۱۴۴، باب فضل الصدقہ)

یعنی رمضان المبارک کی عظمت، اس کی روحانی تیاری، اس کا قرب اور اس کے خاص انوار وبرکات کے حصول اور ان سے مزید مناسبت پیدا کرنے کا شوق اور داعیہ ماہِ شعبان میں کثرت کے ساتھ نفلی روزے رکھنے کا سبب بنتا تھا اور شعبان کے ان روزوں کو رمضان کے روزوں سے وہی نسبت ہے جو فرض نمازوں سے پہلے پڑھے جانے والے نوافل کو فرضوں سے ہوتی ہے۔

(الطائف المعارف لابن رجبؒ ۱/۱۳۸، معارف الحدیث ۴/۱۵۵)

(۲) اللہ تعالیٰ کی طرف اعمال کا اٹھایا جانا:

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: شعبان کا مہینہ رجب اور رمضان کے درمیان کا مہینہ ہے، لوگ اس کی فضیلت سے غافل ہیں؛ حالاں کہ اس مہینے میں بندوں کے اعمال پروردگارِ عالم کی جانب اٹھائے جاتے ہیں، لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا عمل بارگاہِ الٰہی میں اس حال میں پیش ہو کہ میں روزہ دار ہوں۔ (شعب الایمان حدیث ۳۸۲۰، فتح الباری ۴/۲۵۳)

(۳) مرنے والوں کی فہرست کا ملک الموت کے حوالے ہونا:

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ماہِ شعبان میں اس کثرت سے روزے کیوں رکھتے ہیں؟ ارشاد فرمایا: اس مہینے میں ہر اس شخص کا نام ملک الموت کے حوالے کردیا جاتا ہے جن کی روحیں اس سال میں قبض کی جائیں گی؛ لہٰذا میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرا نام اس حال میں حوالے کیا جائے کہ میں روزے دار ہوں۔ (مسند ابو یعلیٰ حدیث ۴۹۱۱، فتح الباری ۴/۲۵۳)

(۴) ہر مہینے کے تین دن کے روزوں کا جمع ہونا:

ایک حکمت یہ بھی بیان کی گئی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تقریباً ہر مہینے تین دن یعنی ایامِ بیض (تیرہ، چودہ اور پندرہ تاریخ) کے روزے رکھتے تھے۔

(نسائی شریف ۱/۲۵۷)

لیکن بسا اوقات سفر وضیافت وغیرہ کسی عذر کی وجہ سے چھوٹ جاتے اور وہ کئی مہینوں کے جمع ہوجاتے، تو ماہِ شعبان میں ان کی قضا فرماتے؛ چنانچہ حضرت عائشہ صدیقہؓ سے حدیث شریف مروی ہے کہ: ''کان رسول اللّٰہ صلی اللہ علیہ وسلم یَصُوْمُ ثَلَاثَةَ ایامٍ من کُلِّ شَهْرٍ فَرُبَّمَا اَخَّرَ ذٰلِکَ حَتّٰی یَجْتَمِعَ عَلَیْهِ صَوْمُ السَّنَةِ فَیَصُوْمُ شَعْبَانَ'' (روضۃ المحدثین ۲/۳۴۹، نیل الاوطار ۴/۳۳۱)

فائدہ (۱): مندرجہ بالا احادیث شریفہ سے معلوم ہوا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کئی حکمتوں کی وجہ سے شعبان میں کثرت کے ساتھ روزے رکھتے تھے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''اِذَا بَقِیَ نِصْفٌ مِنْ شَعْبَانَ فَلَا تَصُوْمُوْا'' (ترمذی شریف ۱/۱۵۵، جامع الاحادیث ۲/۴۴۵)

یعنی جب آدھا شعبان باقی رہ جائے تو روزے مت رکھو۔ تو علماء نے اس کا یہ مطلب بیان کیا ہے کہ اس حدیث شریف میں ممانعت ان لوگوں کے لیے ہے جن کو روزہ کمزور کرتا ہے، ایسے لوگوں کو اس حدیث شریف میں یہ حکم دیا گیا کہ نصف شعبان کے بعد روزے مت رکھو؛ بلکہ کھاؤ پیؤ اور طاقت حاصل کرو؛ تاکہ رمضان المبارک کے روزے قوت کے ساتھ رکھ سکو اور دیگر عبادات نشاط کے ساتھ انجام دے سکو اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم چوں کہ طاقت ور تھے، روزوں کی وجہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو کمزوری لاحق نہیں ہوتی تھی؛ اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نصف شعبان کے بعد بھی روزے رکھتے تھے اور امت میں سے جو لوگ اس کی طاقت رکھتے ہیں اور روزے ان کو کمزور نہیں کرتے وہ بھی نصف شعبان کے بعد روزے رکھ سکتے ہیں، ممانعت صرف ان لوگوں کے لیے ہے جن کو کمزوری لاحق ہوتی ہے۔

(فتح الباری ۴/۲۵۳، تحفۃ الالمعی ۳/۱۱۱)

فائدہ (۲): ماہِ شعبان کے روزے صحیح روایات سے ثابت ہیں، جیسا کہ تفصیل گزر چکی؛ لہٰذا شعبان کے کم از کم پہلے نصف حصے میں روزے رکھنے چاہئیں اور اس سنت کو زندہ کرنا چاہیے؛ اگرچہ یہ روزے نفلی ہیں نہ رکھنے پر کوئی مواخذہ نہیں۔ ❀❀

تحفظ ختم نبوت کے سلسلہ میں

بنگلہ دیش وسری لنکا کا سفر

تیسری قسط

مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ

۲۱/نومبر.... بنگلہ دیش کے شمالی علاقہ جات کے لئے روانہ ہونا تھا، راقم الحروف کا جمعہ کا بیان اور خطبہ مدرسہ ”جامعہ حسینیہ مدینۃ العلوم کھوکنی، سراج گنج“ میں طے تھا۔ اس لئے ہمارے میزبان مولانا مستفیض الرحمٰن راقم الحروف کو صبح ہی لے کر چلے گئے تھے، جہاں عوام کی بہت بڑی تعداد تھی۔

جامعہ حسینیہ مدینۃ العلوم حافظیہ کی بنیاد ۱۹۵۹ء (۱۳۷۹ھ) میں حضرت الحاج حافظ عبدالحکیمؒ نے اپنے والد محترم اور مقامی علما و مخلصین کے تعاون سے کھکنی گاؤں میں رکھی۔ ابتدا میں مکتب اور بعد میں حفظ کے شعبے سے شروع ہونے والا یہ ادارہ تیزی سے ترقی کرتا ہوا علاقے بھر میں اپنی خدمتِ قرآن کے باعث مشہور ہوا۔ ۱۹۸۱ء میں اہلِ خیر حضرات کی معاونت سے جامعہ کا نیا کیمپس قائم ہوا، جس نے ۱۹۸۸ء تک حافظیہ کے نام سے غیر معمولی شہرت پائی۔ بعد ازاں اکابرِ اہلِ علم و فضل کی سرپرستی میں کتب کا شعبہ قائم کیا گیا اور مرحلہ وار مشکوٰۃ، پھر فضیلت اور بالآخر ۲۰۰۸ء میں دورہ حدیث (ماسٹر) کا آغاز ہوا۔ آج جامعہ حسینیہ تفسیر، حدیث، فقہ، اصول، عقائد، عربی و فارسی ادب، منطق و نحو کے ساتھ ساتھ بنگلہ، انگریزی، ریاضی اور سماجی علوم بھی منظم نصاب کے تحت پڑھاتا ہے: ۱:.... تعلیمی منصوبہ: مکتب، نورانی شاخ، حفظ، کتب اور دورہ حدیث تک مکمل نظام۔ ۲:.... تربیتی منصوبہ: لائبریری ماہانہ مجلہ، ہفتہ وار تقاریر، رمضان میں خصوصی تربیت اور نورانی معلم کورس۔ ۳:.... خدماتی منصوبہ: دعوت و تبلیغ، فتاویٰ و فرائض اور شعبہ اشاعت۔

چار سو سے زائد طلبہ مسجد میں رہ کر تعلیم حاصل کر رہے ہیں، اس ادارہ کے بانی الحاج حافظ عبدالحکیمؒ ہیں، اس وقت صدر مہتمم الحاج عبد الرزاق ہیں اور مہتمم الحاج مولانا مفتی عبدالرؤوف ہیں، جو جامعہ بنوری ٹاؤن کے فاضل اور راقم الحروف کے دورۂ حدیث کے ساتھی ہیں۔ اساتذہ وملازمین کی تعداد ۷۸ اور طلبہ کی تعداد ۲۳۰۵ ہے۔ یہ جامعہ حسینیہ مدینۃ العلوم ایک عظیم دینی مرکز ہے جو قرآن وسنت کی روشنی پھیلاتے ہوئے نسلِ نو کی علمی اور اخلاقی تربیت کا فریضہ مسلسل انجام دے رہا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس ادارے کو مزید استحکام اور قبولیت عطا فرمائے، آمین!

راقم الحروف نے تقریباً سوا گھنٹا ختم نبوت کے عنوان پر بیان کیا اور جمعہ کی نماز پڑھائی، ہمارے قافلہ کے حضرات بھی یہاں جمعہ کی نماز کے وقت پہنچ گئے، راقم الحروف کے ڈھاکا سے نکلنے کے بعد جب ہمارے قافلہ والے چائے پی کر ”المرکز الاسلامی“ سے نکل رہے تھے تو اسی وقت ڈھاکا میں زلزلہ آیا، جس میں بعد کی خبروں کے مطابق تقریباً ڈیڑھ سو افراد جاں بحق ہوئے۔ مولانا مستفیض الرحمٰن کے مدرسہ ”دارالعلوم حافظیہ تراج، سراج گنج“ پہنچے، اس ادارہ کے مہتمم مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب جامعہ بنوری ٹاؤن کے فاضل و متخصص ہیں۔ رات کو نو بجے یہاں ایک بہت بڑا جلسہ ہوا، جس میں راقم الحروف کا عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت پر بیان ہوا اور صاحبزادہ مولانا پیر عزیز الرحمٰن رحمانی نے دعا کرائی، رات کو یہیں مولانا کے گھر پر قیام ہوا۔

۲۲/نومبر.... صبح ناشتہ کے بعد تقریباً بارہ بجے وہاں سے نکلے۔ چونکہ آج کے دن دو جگہ پروگرام تھا، اس لئے دو جماعتیں بنائی گئیں۔ راقم اور مولانا محمد معاویہ صاحب ایک جماعت بنا کر روانہ ہوئے اور ”مدرسۃ الامینہ، سراج گنج“ پہنچے، وہاں مولانا محمد معاویہ اور راقم الحروف کا بیان ہوا اور وہاں سے ”جامعۃ العلوم الاسلامیہ، سراج گنج“ پہنچے، مہتمم مولانا نذر الاسلام جامعہ کے فاضل، متخصص اور راقم الحروف کے دورۂ حدیث کے ساتھی ہیں، انہوں نے بہت بڑے جلسہ کا اہتمام کیا ہوا تھا، وہاں مولانا محمد معاویہ،

مولانا عبداللہ بن پیر عزیز الرحمٰن رحمانی، مولانا رفیق الاسلام اور راقم الحروف کا بیان ہوا۔اس کے بعد مولانا پیر عزیز الرحمٰن رحمانی مدظلہ نے دعا کرائی، اس کے بعد بھی جلسہ جاری رہا، اس کے بعد رات کا کھانا کھایا اور اگلی منزل شمال کی طرف ”الجامعۃ الاسلامیہ قاسم العلوم جمیل مدرسہ“ کے لئے روانہ ہوگئے۔رات گئے، وہاں پہنچے۔

۲۳/نومبر.... یہ ادارہ بگھڑہ شمال کی طرف کا سب سے بڑا ادارہ ہے، اس ادارہ میں چھ ہزار طلبہ رہائش پذیر ہیں، اس ادارہ کے مہتمم مفتی ارشد رحمانی اور مولانا عبدالحق حقانی سے صبح نماز کے بعد ملاقات ہوئی، یہاں فجر کی نماز کے بعد علماء اور طلبہ کی خصوصی نشست میں راقم الحروف کا تقریباً ایک گھنٹا ختم نبوت پر بیان ہوا۔اس کے بعد کچھ دیر آرام کیا، پھر وہاں سے روانہ ہوئے۔حضرت مولانا مفتی احمد الرحمٰن رحمہ اللہ کے نانا پیر جی غلام رسول کی مشہور و معروف خانقاہ کی تلاش کے لئے بُنگلہ گاڑی جل ڈھاکا کے لئے روانگی اختیار کی، تقریباً چار، پانچ گھنٹوں کے بعد ”جامعہ عربیہ، سید پور“ پہنچے، وہاں ظہر کی نماز کے بعد دوپہر کا کھانا ہوا، یہاں کے مہتمم صاحب نے کھانا کھلایا، اس کے بعد ان کی راہنمائی میں بُنگلہ گاڑی پہنچے، ہمیں جس جگہ کی تلاش تھی، یہ جگہ وہ نہیں تھی، اسی نام پر ایک اور جگہ تھی۔ بہر حال یہاں عصر کی نماز باجماعت مسجد میں ادا کی، پھر ایک اور راہبر کی راہنمائی میں اصل جگہ کی طرف روانہ ہوئے، وہاں مغرب کی نماز ہوگئی تھی، کچھ نمازی مسجد میں موجود تھے، ہم نے اپنی نماز مغرب ادا کی، نماز سے فراغت کے بعد مقامی حضرات سے تعارف ہوا، انہوں نے بڑی گرم جوشی سے چائے سے تواضع کی۔وہ بڑے خوش ہوئے اور حضرت پیر جی غلام رسول کے بہت سارے عقیدت مند مسجد میں جمع ہوگئے۔ہمیں بتایا گیا کہ پیر جی غلام رسولؒ کی اہل علاقہ بڑی قدر کرتے تھے۔ پچاس کلو میٹر تک رہنے والے باشندے آپ کی ہر بات کو دل و جان سے تسلیم کرتے تھے، اہل علاقہ نے آپ کو ۱۲۵ ایکڑ زمین مسجد کے لئے اور ۱۱۰ ایکڑ مدرسہ کے لئے نام کی تھی، اب وہاں ایک عالی شان مسجد بن چکی ہے، اس کا وضو خانہ باقی ہے۔حضرت کا کمرہ ابھی تک اپنی اصلی اور پرانی شکل میں موجود ہے، جس میں موجودہ امام صاحب رہتے ہیں۔مغرب کے کافی بعد وہاں سے ڈھاکا کے لئے روانہ ہوئے اور واپسی کے راستے میں ہمارے میزبان مولانا مستفیض الرحمٰن صاحب نے ایک ہوٹل میں دعوت کا انتظام کیا، وہاں کچھ دیر آرام کیا، کھانا کھایا اور رات کو تقریباً تین بجے ڈھاکا پہنچے۔

۲۴/نومبر.... رات ہی کو مولانا پیر عزیز الرحمٰن رحمانی نے راقم الحروف کو بتلایا کہ حضرت مدنیؒ کے چھوٹے صاحبزادے حضرت مولانا اسجد مدنی دامت برکاتہم ڈھاکا میں موجود ہیں، صبح ناشتہ میں حضرت نے ملاقات کے لئے بلایا ہے، ہم صبح ساتھ جائیں گے۔ شیخ الاسلام حضرت مولانا سیّد حسین احمد مدنیؒ کے سب سے چھوٹے فرزند، صاحب فضل و کمال مولانا سیّد اسجد مدنی دامت برکاتہم اور ان کے صاحبزادے مولانا حسن اسجد مدظلہ سے ملاقات کی سعادت نصیب ہوئی، ان کی نرم گفتاری، ان کے چہرے کی وقار بھری بشاشت، اور اُن کی گفتگو میں بسے ہوئے علم و حلم نے اس مختصر ملاقات کو بے حد پُرلطف اور دل آویز بنا دیا۔یوں محسوس ہوا جیسے ہم ایک ایسی شخصیت کے روبرو ہیں جس کے اندر اپنے عظیم والد کے علم، اخلاص، روحانیت اور خدمتِ دین کی خوشبو آج بھی اسی طرح تازہ ہے۔اس پُرنور محفل کے شرکاء میں: مولانا پیر عزیز الرحمن رحمانی، مولانا حافظ عبد العزیز بیگ، مولانا عمران ولی، مفتی عتیق الرحمن، مولانا عبداللہ رحمانی اور راقم الحروف کے علاوہ ہمارے بنگلہ دیش کے میزبان مولانا حمزہ بن حضرت مولانا شہید الاسلام رحمہ اللہ تعالیٰ بھی شامل تھے، جن کی موجودگی نے نشست کو مزید پُرمحبت، علمی اور یادگار بنا دیا، مولانا نے دعائیں دیں اور احوال دریافت کیے۔گفتگو کا ہر لحہ علم و معنویت سے لبریز اور ہر لفظ محبت و وقار سے آراستہ تھا۔ حضرت مولانا اسجد مدنی صاحب دامت برکاتہم گاڑی تک رخصت کرنے تشریف لائے اور اس وقت تک کھڑے رہے جب تک ہماری گاڑیاں روانہ نہیں ہوئیں، واقعی یہ ملاقات سفرِ بنگلادیش کی چند قیمتی ترین یادوں میں سے ایک یادگار اضافہ ہے۔

اس کے بعد ”المرکز الاسلامی“ واپس آگئے، دن بھر آرام کیا، ظہر کی نماز کے بعد المرکز الاسلامی میں حضرت مولانا عبدالحمید امیر متحدہ ختم نبوت کی معیت میں حضرت مولانا مفتی محمد علی، مفتی ابراہیم، مفتی شعیب ابراہیم، مولانا رفیق الاسلام کی معیت میں راقم الحروف کے

ساتھ تحفظ ختم نبوت کے امور پر تقریباً دو گھنٹے مفید اور بامقصد مشاورت ہوئی، انھوں نے بتلایا کہ ۱۲ر دسمبر کو متحدہ تحفظ ختم نبوت کے رہنماؤں کی میٹنگ ہے۔ اس کے بعد اگلا لائحہ عمل طے کیا جائے گا۔ اس کے بعد چار بجے کے قریب مولانا مفتی محمد علی نائب امیر ختم نبوت کے گاؤں ”جامعہ اسلامیہ حنفیہ باکفی باڑی“ کے لئے روانہ ہوئے، تقریباً ساڑھے چار گھنٹے کی مسافت کے بعد وہاں پہنچے۔ وہاں مختصر عشائیہ کیا، ایک عمارت کا سنگِ بنیاد رکھا اور دعا کرائی۔ وہاں سے مولانا شمس الحق صاحب کی معیت میں سرور صاحب کی فیکٹری میں رات کا کھانا ہوا، عشا کی نماز پڑھی، تقریباً رات کو ایک بجے اپنے ٹھکانہ ”المرکز الاسلامی“ پہنچے۔

۲۵ر نومبر....صبح ناشتے کے بعد بھی آرام کیا۔ تقریباً تین بجے دن کو مولانا رفیق الاسلام کے سسر ڈاکٹر نعمت علی صاحب کی عیادت کی، جو حضرت مولانا محمد اللہ حافظ جی حضور سے بیعت اور ان کے معالج رہے ہیں، وہاں عصر اور مغرب کی نماز پڑھی، اس کے بعد مولانا رفیق الاسلام کے گھر گئے، وہاں تقریباً ایک گھنٹا بیٹھے، وہاں سے مولانا محمد حمزہ بن مولانا شہید الاسلام کی جانب سے علاقہ گلشن میں الکریمی ہوٹل میں کھانے کی دعوت تھی، جس میں پورا قافلہ شریک تھا، اس کے بعد المرکز الاسلامی آئے، چونکہ کل ہماری روانگی تھی، رات کو آرام کیا۔

۲۶ نومبر، بروز بدھ دوپہر ۲ بجے ہماری ڈھاکہ سے سری لنکا روانگی تھی، کچھ ہی دیر میں سب تیار ہو کر ناشتے کے دسترخوان پر پہنچ چکے تھے، ناشتے میں بنگلہ دیش کے علماء جو ہمیں رخصت کرنے کی غرض سے اپنے اپنے علاقوں سے رات المرکز الاسلامی پہنچے تھے، جس میں خاص طور پر مولانا نظر الاسلام (مہتمم جامعۃ العلوم الاسلامیہ سراج گنج، فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن)، حضرت مولانا مستفیض الرحمن (مہتمم دارالعلوم حفیظیہ، فاضل جامعہ بنوری ٹاؤن)، مولانا حمزہ بن شہید الاسلام، مولانا فیض اللہ (فینی والے) اور دیگر حضرات موجود تھے۔ ناشتے کے بعد صاحبزادہ مولانا پیر عزیز الرحمن رحمانی نے دعا کروائی۔ ہم تمام ساتھی المرکز الاسلامی کے طلبہ سے الوداعی ملاقات کرنے لگے، بہت ہی خدمت اور محبت کے جذبات سے سرشار یہ طلباء اور مولانا حمزہ بن شہید الاسلام کی مضبوط جماعت ہمارے ساتھ اتنی گھل مل گئی تھی کہ رخصت ہوتے وقت سب کی آنکھیں نم تھیں۔

گاڑیوں میں بیٹھنے کے بعد طلبہ نے تمام ساتھیوں کو ناریل کا پانی پیش کیا، ہمارے میزبان مفتی مستفیض الرحمن صاحب اور المرکز الاسلامی کے نگران و ناظم اعلیٰ حضرت مولانا شہید الاسلامؒ کے جانشین و فرزند مولانا حمزہ بن شہید الاسلام اپنے دیگر کارکنان کے ہمراہ ہمیں رخصت کرنے ڈھاکہ کے حضرت شاہ جلال انٹرنیشنل ائرپورٹ پر جانے کے لیے ترتیب بنانے لگے، ٹھیک ساڑھے گیارہ بجے ہم ائرپورٹ میں داخل ہو چکے تھے۔ اللہ تعالیٰ تمام کے تمام ساتھیوں کو اپنے شایانِ شان اجر عظیم عطا فرمائے، بالخصوص اور بالترتیب مولانا حمزہ بن شہید الاسلام، مولانا مستفیض الرحمن صاحب، اور المرکز الاسلامی کی پوری میزبان کمیٹی جو پہلے دن (۱۴ر نومبر) بروز جمعہ سے آج (۲۶ر نومبر) بروز بدھ تک ائرپورٹ سے ائرپورٹ وصول کرنے سے رخصت کرنے تک ہر لحہ ہمارے ساتھ رہے اور اپنے ساتھیوں کو ہماری خدمت کے لیے دن رات ایسا مستعد رکھا، کہ ۲۴ گھنٹے گاڑی، ڈرائیور، خدمت گار طلبہ کمروں کے باہر موجود رہتے۔ اسی طرح مولانا فیض اللہ (فینی والے)، مولانا نظر الاسلام (سراج گنج والے)، مفتی عبدالرؤف (سراج گنج والے، جو ہماری خدمت کے بعد عمرے کے لیے حرمین شریفین پہنچ چکے ہیں)۔ اللہ تعالیٰ اِن تمام حضرات کی خدمت و محبت کے بدلے میں ان کو اپنی محبت عطا فرما کر اِن کی دنیا و آخرت کامیاب فرمائے، اور اسی طرح اللہ تعالیٰ ہمارے والدین، ہمارے وہ اساتذہ و مشائخ جن کی خدمت، نسبت، توجہ اور دعاؤں کی بدولت یہ اعزاز و اکرام مقدر ہوا، اللہ تعالیٰ سب کا سایہ ایمانی و جسمانی بابرکت صحت و عافیت کے ساتھ قائم دائم رکھیں، اور ہمیں ان کی قدر کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ بورڈنگ اور امیگریشن کے مراحل سے گزرنے کے بعد ہم جہاز پر جانے کے لیے لاؤنج میں بیٹھے تھے، ظہر کی نماز ادا کی، اور دو بجنے میں چند منٹ تھے کہ سری لنکن ائرلائن کے کولمبو جانے والے مسافروں کے لیے اعلان ہوا اور ہم جہاز پر سوار ہو گئے۔ چند ہی منٹوں میں جہاز بخیر و عافیت اُڑان بھر چکا تھا۔

یوں الحمدللہ! ہمارے سفر کا پہلا حصہ مکمل ہوا اور اب ہماری اگلی منزل کولمبو سری لنکا ہے۔

(جاری ہے)

بیماری اور عیادت.....آداب واحکام

دوسری قسط

مولانا عبداللطیف قاسمی

بعض بیماروں پر شہادت کی بشارت:

اس بات میں کوئی شک نہیں کہ صحت آدمی کے لیے ہزار نعمت ہے، تمام دینی و معاشرتی خدمات اہل وعیال کی نگرانی، تجارت و کاروبار؛ بلکہ دنیا کا کوئی کام ایسا نہیں جس کے لیے صحت کی ضرورت نہ ہو، اسی لیے ہر شخص یہ تمنا کرتا ہے کہ وہ ہمیشہ صحت مند رہے،؛ لیکن بیماری انسان کے ساتھ لگی رہتی ہے، اس سے کوئی مفر نہیں؛ بلکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس شخص میں کوئی خیر نہیں جس کو کبھی بیماری آئی نہیں۔

لہٰذا ایمان والوں کو چاہیے کہ جب حالات سازگار ہوں، خوشی اور شادمانی کے سامان میسر ہوں، مالی وسعت اور تندرستی حاصل تو بھی وہ اس کو اپنا کمال اور اپنی قوت بازو کا نتیجہ نہ سمجھیں؛ بلکہ اس وقت بھی اپنے دل میں اس یقین کو تازہ کریں کہ یہ سب کچھ محض اللہ تعالیٰ کا فضل اور اس کی بخشش ہے اور وہ جب چاہے اپنی بخشی ہوئی ہر نعمت چھین بھی سکتا ہے؛ اس لیے ہر نعمت پر اس شکر کا ادا کریں۔

جب کوئی دکھ، مصیبت اور بیماری پیش آ جائے، تو وہ مایوسی اور سراسیمگی کا شکار نہ ہوں؛ بلکہ ایمانی صبر وثبات کے ساتھ اس کا استقبال کریں اور دل میں یہ یقین رکھے کہ یہ سب کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، جو ہمارا حکیم اور کریم رب ہے اور وہی ہم کو اس دکھ، مصیبت اور بیماری سے نجات دینے والا ہے۔

اس دنیا میں تکلیف اور آرام تو سب ہی کے لیے ہے؛ لیکن اس تکلیف اور آرام سے اللہ تعالیٰ کا قرب اور اس کی رضا حاصل کرنا یہ صرف اُن اہل ایمان ہی کا حصہ ہے جو چین و آرام اور مسرت وخوشی کی ہر گھڑی میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہیں اور جب کسی رنج اور دکھ میں مبتلا کیے جاتے ہیں اور کوئی بیماری اور تنگی ان کو پیش آتی ہے، تو وہ بندگی کی پوری شان کے ساتھ صبر کرتے ہیں۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: بندہ مومن کا معاملہ بھی عجیب ہے، ہر حال میں اس کے لیے خیر ہی خیر ہے، اگر اس کو خوشی اور راحت وآرام پہنچے، تو وہ اپنے رب کا شکر ادا کرتا ہے اور یہ اس کے لیے خیر ہی خیر ہے، اگر اس کو دکھ اور رنج پہنچتا ہے، تو وہ (اس کو بھی اپنے حکیم وکریم رب کا فیصلہ اور اس کی مشیت یقین کرتے ہوئے) اس پر صبر کرتا ہے اور یہ صبر بھی اس کے لیے سراسر خیر اور موجب برکت ہوتا ہے۔ (مسلم، کتاب الزہد والرقاق:۲۹۹۹)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ آپ نے ارشاد فرمایا کہ: جو بندہ کسی جانی یا مالی مصیبت میں مبتلا ہو اور وہ کسی سے اس کا اظہار نہ کرے اور نہ لوگوں سے شکوہ شکایت کرے، تو اللہ تعالیٰ کا ذمہ ہے کہ وہ اس کو بخش دیں گے۔ (مجمع الزوائد، باب فی من صبر علی العیش الشدید:۱۷۸۷۲)

صبر کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اپنی مصیبت اور تکلیف کا کسی کے سامنے اظہار نہ کرے اور ایسے صابروں کے لیے اس حدیث میں مغفرت کا وعدہ کیا گیا ہے اور اللہ تعالیٰ نے ان کی بخشش کا ذمہ لیا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان وعدوں پر یقین اور ان سے فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

صبر ایوب علیہ السلام:

حضرت مولانا سید شبیر احمد عثمانی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

”حضرت ایوب علیہ السلام کو حق تعالیٰ نے دنیا میں ہر طرح سے آسودہ رکھا تھا، کھیت، مویشی، لونڈی، غلام، اولاد صالح اور بیوی مرضی کے موافق عطا کی تھی، حضرت ایوب علیہ السلام بڑے شکر گزار بندے تھے؛ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کو آزمائش میں ڈالا، کھیت جل گئے، مویشی مر گئے اور اولاد اکٹھی دب کر مر گئی، دوست اور آشنا الگ ہو گئے، بطور خاص سالہا سال کسی سخت بیماری میں مبتلا کیے گئے، اس طویل بیماری کے زمانے میں کبھی بھی زبان

پرایک حرف شکایت نہیں لائے، اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں حضرت ایوب کے صبر کی داد دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: ’’ہم نے ایوب کو صبر کرنے والا پایا، وہ بہت ہی بہترین بندہ تھا اور (میری طرف) بہت رجوع کرنے والا تھا۔‘‘ حضرت ایوب علیہ السلام جیسے نعمت میں شاکر تھے، ویسے ہی بلا میں صابر رہے، پھر دعا کی: ’’أَنِّي مَسَّنِيَ الضُّرُّ وَأَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِيْنَ۔‘‘ (الانبیاء:۸۳) رب کو پکارنا تھا کہ دریائے رحمت امنڈ پڑا۔

اللہ تعالیٰ نے مری ہوئی اولاد سے دگنی اولاد دی، زمین سے چشمہ نکالا، اسی سے پانی پی کر اور نہا کر تندرست ہوئے، بدن کا سارا روگ جاتا رہا اور جیسا کہ حدیث میں ہے سونے کی ٹڈیاں برسائیں، غرض سب طرح درست کر دیا، ایوب علیہ السلام پر یہ مہربانی ہوئی اور تمام بندگی کرنے والوں کے لیے ایک نصیحت اور یادگار قائم ہوگئی کہ جب کسی بندے پر دنیا میں بُرا وقت آئے، تو ایوب علیہ السلام کی طرح صبر واستقلال دکھلانا اور صرف اپنے پروردگار سے فریاد کرنا چاہیے، حق تعالیٰ اس پر نظر عنایت فرمائے گا۔ (مستفاد: از تفسیر عثمانی، سورۃ الانبیاء:۸۳)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ’’إِنَّ عِظَمَ الْجَزَاءِ مَعَ عِظَمِ الْبَلَاءِ، وَإِنَّ اللّٰهَ إِذَا أَحَبَّ قَوْمًا ابْتَلَاهُمْ، فَمَنْ رَضِيَ فَلَهُ الرِّضَا، وَمَنْ سَخِطَ فَلَهُ السَّخَطُ‘‘

(رواہ الترمذی، ابواب الزہد:۲۳۹۶)

بڑا انعام بڑی آزمائش پر ہوتا ہے، اللہ تعالیٰ جب کسی قوم سے محبت کرتے ہیں، تو اس کو آزمائش میں مبتلا کرتے ہیں، جو اس کے فیصلے سے راضی ہوتا ہے، اللہ اس سے راضی ہوتے ہیں، جو اس کے فیصلے سے ناراض ہوتے ہیں، اللہ ان سے ناراض ہوتے ہیں۔

علاج ومعالجہ اور دعا بے صبری نہیں:

اس دنیا میں تکلیف، دکھ اور رنج بھی ہے اور آرام، خوشی اور مسرت بھی، تندرستی اور بیماری بھی ہے اور سب کچھ اللہ تعالیٰ ہی کی طرف سے اور اسی کے حکم اور فیصلے سے ہوتا ہے؛ اس لیے ایمان والوں کو چاہیے کہ جب تکلیف، مصیبت، پریشانی اور آزمائشیں آئیں، تو صبر و ہمت سے کام لیں، ظاہری تدابیر اختیار کریں، خدا کی طرف رجوع کریں اور ان مصائب پر اجر وثواب کی امید رکھیں، انشاء اللہ! حالات سازگار ہوں گے، اس کی بہترین مثال اللہ نے قرآن پاک میں حضرت ایوب علیہ السلام کے واقعے میں بیان فرمائی ہے، یہی ہمارے لیے کافی ہے۔

مرض کے ازالے کے لیے ظاہری تدابیر اختیار کرنا، علاج و معالجہ کرنا، ڈاکٹر، طبیب اور تیماردار کو اپنی بیماری اور تکلیف بتانا اور دعا کی درخواست کرنا، مریض کا شدتِ مرض کی وجہ سے کراہنا، صبر، تقویٰ اور توکل کے خلاف نہیں ہے، نیز اللہ تعالیٰ سے دعا کرنا، اللہ تعالیٰ کے سامنے اپنے کمزوری اور عاجزی اور اپنی عبدیت وحاجت مندی کا اظہار کرنا، پریشانی اور بیماری سے شفا طلب کرنا بے صبری نہیں ہے؛ بلکہ یہ باتیں اللہ تعالیٰ کو بہت پسند اور محبوب ہیں۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں: حضرت ایوب علیہ السلام کا تذکرہ کیجیے جب کہ انھوں نے (شدید مرض میں مبتلا ہونے کے بعد) پکارا کہ مجھ کو تکلیف پہنچی ہے اور آپ سب سے زیادہ مہربان ہیں، پس اپنی مہربانی سے میری تکلیف اور بیماری کو دور کر دیجیے، ہم نے ان کی دعا قبول کی اور ہم نے اپنے فضل سے اور عبادت گزاروں کی عبرت کے لیے ان کو دوبارہ ان کا کنبہ عطا فرمایا اور ان کے ساتھ ان کے برابر اور بھی اہل، اولاد اور مال و دولت عطا کیا۔

یہی وجہ ہے کہ محققین نے فرمایا ہے: حضرت ایوب علیہ السلام کی مذکورہ دعا توحید وعبدیت، عجز وانکساری پر مشتمل عجیب جامع دعا ہے۔ (التفسیر القیم، الانبیاء:۸۳)

بے صبری یہ ہے کہ بیمار جزع وفزع کرے، تقدیر پر ناراضگی کا اظہار کرے اور مخلوق کے سامنے خالق کی شکایت کرے، خدا، رسول اور شریعت کو بُرا بھلا کہے، اللہ کی رحمت سے مایوس ہو جائے، مرض کی شدت کی وجہ سے کوئی نامناسب قدم اٹھائے، یہ بے صبری ہے جو ممنوع ہے، مسلمان کی شان نہیں ہے، نیز جزع وفزع سے تکلیفیں، مصیبتیں، پریشانیاں اور بیماریاں دور نہیں ہوں گی، دنیا میں ان پریشانیوں میں مبتلا رہیں گے اور آخرت میں اجر وثواب سے محروم ہو جائیں گے۔

عیادت کی اہمیت:

دین متین جس طرح ہم کو خوشیوں میں دوسروں کا ساتھ دے کر ان کی خوشیاں بڑھانے کی ترغیب دیتا ہے، اسی طرح دوسروں کے درد کو اپنا درد سمجھنے، اس میں شریک ہونے اور اس کے ازالے کی کوشش کرنے کی تلقین کرتا

ہے، ایک مسلمان کی پہچان یہ ہے کہ کسی بھی مسلمان بھائی کو بیماری و پریشانی میں مبتلا دیکھ کر اس کے اندر رحم کے جذبات ابھریں اور اس کی مصیبت کا اسے بھی احساس ہو، یقیناً ایک مسلمان کا دوسروں کی تکلیف کا احساس کرکے دل جوئی اور دل داری کی خاطر اپنی مصروفیات میں سے وقت نکال کر عیادت کرنے میں اُس فرمانِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عملی اظہار ہوتا ہے کہ جس میں تمام مسلمانوں کو ایک جسم کی مانند قرار دیا گیا ہے۔

عیادت اور مزاج پرسی سے آپسی تعلقات میں اضافہ ہوتا ہے، ایک دوسرے کے تئیں ہم دردی اور غم خواری کے جذبات پیدا ہوتے ہیں، مریض، اس کے اہل خانہ اور رشتہ داروں کے دل میں عیادت کرنے والے کی محبت پیدا ہوتی ہے اور اتحاد و یگانگت کی ایک اچھی فضا قائم ہوتی ہے، گویا سماجی اور دینی دونوں ضرورتیں اس سے پوری ہوتی ہیں، اگر بیماری کے علم کے باوجود مریض کی عیادت نہ کی جائے اور اس کی طرف بالکل توجہ نہ دی جائے، تو آپس میں عداوت، کدورت اور نفرت اور کم از کم بدگمانی پیدا ہوتی ہے۔

عیادت مسلمان کا حق ہے، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ایک مسلمان کے دوسرے مسلمان پر پانچ حق ہیں: سلام کا جواب دینا، مریض کی عیادت کرنا، جنازے کے ساتھ چلنا، دعوت قبول کرنا اور چھینک کے جواب پر ''یرحمك الله'' کہنا۔ (رواہ البخاری عن ابی ھریرہؓ، کتاب الجنائز، اتباع الجنائز: ۱۲۴۰)

اسلام نے بیمار پُرسی اور تیمارداری کو گناہوں کی بخشش اور درجات کی بلندی کا ذریعہ بتایا ہے، کسی بھی بیمار کی عیادت کو اللہ تعالیٰ کی عیادت کے مترادف بتلایا گیا، اللہ تعالیٰ کی ذات اگرچہ ہر بیماری سے پاک ہے، اُسے کوئی بیماری و تکلیف ہرگز ہرگز لاحق نہیں ہوسکتی؛ لیکن عیادت کی فضیلت اجاگر کرنے کے لیے اس طرح کی مثال بیان کی گئی؛ چنانچہ حدیثِ قدسی میں ہے۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اللہ عزوجل قیامت کے دن فرمائے گا:

''اے ابن آدم! میں بیمار ہوا، تو نے میری عیادت نہیں کی، وہ کہے گا: اے پروردگار! میں تیری عیادت کیسے کرتا؛ حالاں کہ تو رب العالمین ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا: کیا تو نہیں جانتا کہ میرا فلاں بندہ بیمار تھا اور تو نے اس کی عیادت نہیں کی، اگر تو اس کی عیادت کرتا، تو تو مجھے اس کے پاس پالیتا... الخ۔'' (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب فضل عیادۃ المرض: ۲۵۶۹)

مریض دوست ہو، یا دشمن، امیر ہو، یا غریب عیادت کو سنت، اخلاقی فریضہ اور مسلمان کا حق سمجھ کرنا چاہیے، آج عیادت کا دائرہ سمٹ کر رہ گیا ہے، معاشرے میں عیادت ایک رسم بن گئی ہے، لوگ اس وجہ سے عیادت کرتے ہیں کہ اگر میں نے عیادت نہیں کی، تو اس کے گھر والے کیا سمجھیں گے، کوئی مال دار، یا عہدہ دار، یا خاص رشتہ دار ہو، تو اس کی عیادت کی جاتی ہے، اگر کوئی غریب ہے، تو پڑوس میں ہونے کے باوجود ایک مرتبہ بھی مزاج پرسی اور اظہارِ ہم دردی نہیں کی جاتی؛ اس لیے کہ اس سے ہمارا کوئی دنیوی مفاد وابستہ نہیں اور نہ آئندہ اس کی کوئی توقع ہے۔ ہائے افسوس!

عیادت کے فضائل:

''عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: إِنَّ الْمُسْلِمَ إِذَا عَادَ أَخَاهُ الْمُسلم، لم يزل فِي خُرْفَةِ الْجَنَّةِ حَتّٰى يَرْجِعَ۔'' (رَوَاهُ مُسْلِمٌ، کتاب البر والصلۃ، باب فضل العیادۃ: ۲۵۶۸)

حضرت ثوبانؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی عیادت کے لئے جاتا ہے، تو واپس ہونے تک وہ جنت کے باغات میں ہوتا ہے۔

یعنی عیادت کرنے والا جب سے عیادت کے لیے نکلتا ہے، تو واپس ہونے تک اس طرح ثواب کو حاصل کرنے میں لگا رہتا ہے، جس طرح جنتی جنت کے باغات میں پھل توڑنے میں لگا رہتا ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح، کتاب الجنائز: ۱۵۲۷)

''عَنْ ثُوَيْرٍ هُوَ ابْنُ أَبِي فَاخِتَةَ، عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: أَخَذَ عَلِيٌّ بِيَدِي، قَالَ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى الحَسَنِ نَعُودُهُ، فَوَجَدْنَا عِنْدَهُ أَبَا مُوسَى، فَقَالَ عَلِيٌّ: أَعَائِدًا جِئْتَ يَا أَبَا مُوسَى أَمْ زَائِرًا؟ فَقَالَ: لَا بَلْ عَائِدًا، فَقَالَ عَلِيٌّ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: مَا مِنْ مُسْلِمٍ يَعُودُ مُسْلِمًا غُدْوَةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُمْسِيَ، وَإِنْ عَادَهُ عَشِيَّةً إِلَّا صَلَّى عَلَيْهِ سَبْعُونَ أَلْفَ مَلَكٍ حَتَّى يُصْبِحَ، وَكَانَ لَهُ خَرِيفٌ فِي الجَنَّةِ۔'' (رواہ ابوداؤد والترمذی، ابواب الجنائز، باب ماجاء فی عیادۃ المریض: ۹۶۹)

حضرت ابو فاختہ رحمہ اللہ فرماتے ہیں:
حضرت علیؓ نے میرا ہاتھ پکڑا اور فرمایا: میرے ساتھ حسنؓ کی عیادت کی کے لیے چلو، (ہم حضرت حسنؓ کے گھر گئے) وہاں حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ موجود تھے، حضرت علیؓ نے حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے پوچھا، ابو موسیٰ! آپ ملاقات کے لیے آئے ہو؟ یا عیادت کی غرض سے آئے ہو؟ حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ نے عرض کیا: حضرت حسنؓ کی عیادت کی غرض سے حاضر ہوا ہوں، حضرت علیؓ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جو مسلمان صبح کے وقت کسی مسلمان کی عیادت کرتا ہے، شام تک ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں، اگر شام کے وقت عیادت کرے، تو صبح تک ستر ہزار فرشتے عیادت کرنے والے کے لیے رحمت کی دعائیں کرتے ہیں اور اس کے لیے جنت میں ایک باغ تیار کیا جاتا ہے۔

”عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: مَنْ عَادَ مَرِيضًا أَوْ زَارَ أَخًا لَهُ فِي اللهِ نَادَاهُ مُنَادٍ أَنْ طِبْتَ وَطَابَ مَمْشَاكَ وَتَبَوَّأْتَ مِنَ الْجَنَّةِ مَنْزِلًا۔“

(رَوَاهُ الترمذی، کتاب البر والصلۃ، باب ماجاء فی زیارۃ الاخوان: ۲۰۰۸)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو شخص کسی مریض کی عیادت کرے، یا کسی دینی بھائی سے ملاقات کرے، تو آسمان سے ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ تم نے اچھا کیا، تمہارا (عیادت وملاقات کے لیے) چلنا مبارک ہے اور تم نے (عیادت کرکے) جنت میں اپنے لیے ٹھکانہ بنالیا۔

علامہ طیبیؒ شارح مشکوٰۃ تحریر فرماتے ہیں: اس روایت میں عیادت کرنے والے کے لیے تین دعائیں دی گئیں ہیں، یہ جملے خبریہ نہیں؛ بلکہ دعائیہ ہیں، پھر حدیث کا ترجمہ یوں ہو گا: تیرا بھلا ہو (دنیا و آخرت میں)، تو آخرت کے راستے پر (برائیوں سے بچتے ہوئے) بھلائی کے ساتھ چلے اور تیرا ٹھکانہ جنت بنے، گویا اس روایت میں عیادت کرنے والے کے لیے دنیا و آخرت کی بھلائی، نیکیوں کی توفیق کی اور حصول جنت کی دعائیں دی گئیں ہیں۔ (مرقات: ۱۵۷۵)

”عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ -رَضِيَ اللهُ عَنْهُ- قَالَ: عَادَنِي النَّبِيُّ مِنْ وَجَعٍ كَانَ بِعَيْنِي۔“

(أبو داؤد، کتاب الجنائز، باب العیادۃ من الرمد: ۳۱۰۲)

حضرت زید بن ارقمؓ فرماتے ہیں: میں آشوبِ چشم کے مرض میں مبتلا تھا، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میری عیادت کے لیے تشریف لے آئے۔

اس حدیث پاک سے معلوم ہوا کہ مرض بظاہر چھوٹا اور معمولی ہو، تب بھی مسلمان کی ہمدردی اور دل داری کے لیے عیادت مستحب ہے، اس پر بھی عیادت کرنے والے کو اجر و ثواب ملے گا۔ (مرقاۃ المفاتیح: ۱۵۵۱)

عیادت کا شرعی حکم:

اسلام میں عیادت کو بڑی اہمیت حاصل ہے، اس بنا پر بعض فقہاء نے عیادت کو واجب قرار دیا ہے، امام بخاریؒ کا رجحان بھی یہی ہے، علامہ ابن حجر عسقلانیؒ فرماتے ہیں: عیادت کا حکم اصلاً مستحب ہے، بعض اوقات بعض لوگوں پر واجب ہوتا ہے۔ (فتح الباری، کتاب المرضی، باب وجوب عیادۃ المریض: ۵۶۴۹)

عیادت کا واجب یا مستحب ہونا حالات پر موقوف ہے، اگر مریض کے متعدد تیماردار موجود ہوں، تو مستحب ہے، کوئی دیکھ ریکھ کرنے والا نہ ہو، تو واجب ہے، علامہ بغویؒ نے یہی بات کہی ہے۔ (قاموس الفقہ: ۴/۴۱۸)

ایک مسلمان کا فرض ہے کہ مریض کے ساتھ ہم دردی اور غم خواری کرے، اس کے احوال پوچھے اور جہاں تک ہوسکے، اس کا تعاون کرے، اسی کو عربی زبان میں عیادت کہا جاتا ہے، عیادت کا ادنیٰ درجہ یہ ہے کہ بیمار کی مزاج پرسی کی جائے، یا تیمارداروں سے اس کے احوال معلوم کرلیے جائیں، عیادت کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ مریض کے ساتھ مکمل غم خواری کی جائے، یعنی بیمار کے پاس پیسے کی کمی ہے اور اللہ تعالیٰ نے وسعت دی ہے، تو پیسوں کے ذریعے اس کا تعاون کریں؛ تاکہ صحیح علاج کیا جاسکے، اگر خدمت کی ضرورت ہو، تو خدمت کی جائے، صحیح ڈاکٹر کی رہنمائی کی جائے، اپنے علم کے اعتبار سے صحیح اور مفید مشورے دیئے جائیں۔

تیمار داروں (اور مریض کے رشتہ داروں) پر لازم ہے کہ وہ اپنی وسعت ومالی استطاعت کے موافق مریض کی خدمت، اس کا علاج اور اس کی ضروریات کی تکمیل کریں، شریعت ہمیں بتاتی ہے کہ مریض بوجھ نہیں؛ بلکہ سببِ رحمت ہے، اس کی خدمت اور تیمار داری اجر وثواب کے حصول کا ذریعہ ہے۔

(اسلامک فقہ اکیڈمی کے فیصلے: ۲۹)

(جاری ہے)

خدا کا وجود اور کائنات کی شہادت

مولانا خالد سیف اللہ رحمانی

گزشتہ دنوں ایک اہم موضوع پر اہلِ علم کے درمیان مذاکرہ ہوا اور وہ ہے ’’خدا کا وجود‘‘ جس کا مذہب سے گہرا تعلق ہے، دنیا میں جو مذاہب پائے جاتے ہیں، ان میں خدا کے وجود کا مشترک تصور ہے، خدا کا یقین ہی انسان کو ایک غیبی طاقت کا مطیع وفرمانبردار بناتا اور اس کے اندر جواب دہی کا یقین پیدا کرتا ہے، اور یہ بات اس کو خیر وصلاح اور عدل و انصاف پر قائم رکھتی ہے؛ مگر اس وقت مغربی تہذیب کی بنیادی دعوت خدا پرستی کے بجائے شہوت پرستی کی ہے، اور اس فلسفہ میں سب سے بڑی رکاوٹ خدا کا یقین ہے، بدقسمتی سے مختلف صورتوں میں الحاد ہماری نئی نسلوں میں بڑھتا جا رہا ہے؛ اسی لئے ضروری ہے کہ مسلمان اپنے بال بچوں کی تربیت میں اس پہلو کو ملحوظ رکھیں۔

اللہ تعالیٰ کے وجود کو ماننے سے یہ یقین رکھنا مراد ہے کہ اگرچہ ہم اللہ کو اپنی آنکھوں سے نہیں دیکھتے ہیں؛ لیکن وہ موجود ہے، اسی نے پوری کائنات کو پیدا کیا ہے اور اسی کے حکم سے اس کا نظام جاری وساری ہے؛ اس لئے ہمیں اس کی اطاعت وفرماں برداری کرنی چاہئے۔

غور کریں تو اس کائنات کا ذرہ ذرہ اللہ کے وجود کی دلیل ہے؛ لیکن چند اہم دلیلیں یہ ہیں:

(الف) ہم دن و رات اپنی آنکھوں سے دیکھتے ہیں کہ کوئی چیز بنانے والے کے بغیر وجود میں نہیں آتی، سوئی سے لے کر جہاز تک ہر چیز کسی صانع کے ذریعہ وجود میں آتی ہے، اگر کوئی شخص کسی مکان کے بارے میں دعویٰ کرے کہ یہ ازخود بن کر کھڑا ہو گیا ہے تو لوگ اسے پاگل سمجھیں گے، تو یہ وسیع وعریض کائنات کسی خالق کے بغیر کیسے وجود میں آسکتی ہے؟ قرآن مجید میں بار بار اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، جیسے ارشاد ہے:

’’اَفِي اللّٰهِ شَكٌّ فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ۔‘‘ (ابراہیم:۱۰)

ترجمہ: ’’کیا آسمان و زمین کے پیدا کرنے والے خدا کے بارے میں کوئی شک ہے؟‘‘

(ب) کائنات میں ہر لحہ تغیر کا عمل جاری ہے، ہر دن کے بعد رات آتی ہے، اور رات کے بعد دن آتا ہے، انسان بیمار پڑتا ہے، پھر صحت حاصل ہوتی ہے، بچہ بڑھ کر جوان اور پھر بوڑھا ہوتا ہے، مختلف مخلوقات پیدا ہوتی ہیں، پھر موت اور فنا سے دوچار بھی ہوتی ہیں، تبدیلی اور ترقی کسی محرک اور عامل کی محتاج ہوتی ہے، ایسا نہیں ہے کہ لکڑی کے تختے رکھ دیئے جائیں، وہ خود بخود ٹکڑے بن جائیں اور یہ ٹکڑے جڑ کر کرسی اور پلنگ کی صورت اختیار کرلیں، ہر تبدیلی کے پیچھے کاریگر کا عمل ہوتا ہے، یہ بھی اس بات کی دلیل ہے کہ کائنات جو مسلسل تغیر، حرکت وسکون اور ترقی کی منزل سے گزر رہی ہے، اس کے پیچھے ایک طاقت کارفرما ہے اور اسی طاقت کا نام اللہ ہے؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا:

’’اِنَّ فِيْ خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ وَاخْتِلَافِ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ۔‘‘ (آل عمران:۱۹۰)

ترجمہ: ’’بے شک آسمان و زمین کی بناوٹ اور رات دن کے آنے جانے میں عقل والوں کے لئے بڑی نشانیاں ہیں۔‘‘

اس میں اللہ تعالیٰ نے خاص طور پر ’’اختلاف اللیل والنھار‘‘ (شب وروز کی تبدیلی) کا ذکر فرمایا ہے۔

(ج) کائنات میں جو چیزیں پائی جاتی ہیں، وہ اپنے مقررہ کام میں مشغول ہیں، ان کے درمیان ایک خاص قسم کا توازن و ارتباط ہے، جیسے: فضا میں ہزاروں سیارے گردش کر رہے ہیں، انسان جن گاڑیوں کو چلاتا ہے، آئے دن ان میں ایکسیڈنٹ ہوتا رہتا ہے؛ لیکن کبھی سورج اور چاند میں کوئی تصادم نہیں ہوا اور نہ فضا میں تیرتے ہوئے ہزاروں ستاروں کے درمیان

ایکسیڈنٹ کی نوبت آئی، جب تک کوئی ایسی ذات موجود نہ ہو جو حکمت کے ساتھ کائنات کی تمام مخلوقات کو کنٹرول میں رکھتے ہوئے ان سے کام لے، اس وقت تک یہ نظام برقرار نہیں رہ سکتا، خدا کے بغیر کائنات کے اس نظام کے چلتے رہنے کا دعویٰ کرنا ایسا ہی ہے، جیسا کوئی شخص کہے کہ جہاز اور ٹرین بغیر کسی کپتان اور ڈرائیور کے یا الیکٹرونک کنٹرول کے خود بخود چل رہے ہیں، اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں اس کی طرف اشارہ فرمایا ہے، جیسے فرمایا گیا:

’’اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ۔‘‘

(سورہ رحمٰن:۵)

ترجمہ: ’’سورج اور چاند ایک حساب کے پابند ہیں۔‘‘

’’اِنَّا كُلَّ شَيْءٍ خَلَقْنٰهُ بِقَدَرٍ۔‘‘

(قمر:۴۹)

ترجمہ: ’’بے شک ہم نے ہر چیز کو ایک اندازے سے پیدا کیا ہے۔‘‘

(د) انسان کا وجود بجائے خود اللہ تعالیٰ کے وجود کی دلیل ہے، ایک ہی ماں باپ سے کئی بچے پیدا ہوتے ہیں، ان کی شکل وصورت میں فرق ہوتا ہے، آواز میں فرق ہوتا ہے، مزاج اور رویہ میں فرق ہوتا ہے، ایک ہی مادہ اشتقاق سے تعلق رکھنے کے باوجود ان کے درمیان فرق کا پایا جانا کسی قادر مطلق اور حکیم و دانا منتظم و مدبر کے بغیر نہیں ہوسکتا، اگر لکڑی سرخی مائل ہو تو اس سے جو چیز بنے گی، وہ اسی رنگ کی ہوگی، سونے سے جو چیز بھی بنائی جائے گی، وہ زرد ہوگی؛ لیکن انسان کی ذات میں غیر معمولی تنوع پایا جاتا ہے، یہ کسی حکیم حاکم کے بغیر نہیں ہوسکتا؛ چنانچہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

’’اور آسمانوں کا اور زمین کا پیدا کرنا اور تمہاری زبانوں اور رنگوں کا الگ الگ ہونا بھی اس کی نشانیوں میں سے ہے، یقیناً اس میں سمجھ دار لوگوں کے لئے دلیلیں ہیں۔‘‘

(ہ) انسانی فطرت تقاضا کرتی ہے کہ وہ اس کائنات کے پیچھے خالق ومالک کے وجود کو تسلیم کرے؛ اسی لئے انسانی تاریخ میں ہمیشہ انسان کی غالب ترین اکثریت نے کسی نہ کسی صورت میں خدا کے وجود کو تسلیم کیا ہے، اگرچہ بہت سی قوموں نے اس کی ذات وصفات کی معرفت میں ٹھوکر کھائی ہے؛ چنانچہ تاریخ میں ہمیشہ خدا کا انکار کرنے والے بہت کم رہے ہیں، تمام مذہبی صحائف کے مطالعہ سے یہی بات معلوم ہوتی ہے اور آج بھی دنیا میں خدا کا انکار کرنے والوں کی تعداد بہت کم ہے۔

جو لوگ خدا کے وجود کو نہیں مانتے، ان کے پاس اپنے دعویٰ پر کوئی دلیل نہیں ہے، یہ سمجھنا کہ چوں کہ خدا نظر نہیں آتا؛ اس لئے اس کا وجود نہیں ہے، ایسی بات ہے جس کو عقل سلیم قبول نہیں کرسکتی، دنیا میں کتنی ایسی چیزیں ہیں، جو نظر نہیں آتی ہیں، یا جن کو حواس خمسہ ظاہرہ سے محسوس نہیں کیا جاسکتا ہے؛ لیکن ہر شخص اس کے وجود کو تسلیم کرتا ہے، انسان کے اندر روح اور زندگی کا ہونا اور موت کے وقت اس کا نکل جانا سب کو تسلیم ہے؛ لیکن انسانی آنکھیں اس کا مشاہدہ نہیں کرسکتیں، فضا ہر وقت ’ہوا‘ سے معمور رہتی ہے؛ لیکن ہم اسے دیکھ نہیں سکتے اور جب تک اس کی حرکت بڑھ نہ جائے، اس وقت تک ہم اپنے حواس سے بھی محسوس نہیں کرسکتے، اللہ تعالیٰ نے انسان کو عقل وفہم کی دولت عطا فرمائی ہے، ہم انسان کے رویہ کو دیکھ کر اس کے اندر عقل کو تسلیم کرتے ہیں؛ لیکن ہم ہاتھ پاؤں کی طرح نہ اس کا ادراک کرسکتے ہیں اور نہ کسی پیمانے سے اس کی مقدار کو جانچ سکتے ہیں؛ اس لئے کسی چیز کا نظر نہ آنا یا حواس ظاہرہ کے ذریعہ اس کا ادراک نہ ہونا اس کے موجود نہ ہونے کی دلیل نہیں ہوسکتی۔

ملحدین اور خدا کے منکرین کائنات میں جاری حرکت وسکون کی توجیہ کرتے ہیں کہ یہ چیز اس کی فطرت میں رکھ دی گئی ہے اور فطرت کی بنا پر مسلسل ایسا ہورہا ہے؛ لیکن یہ بھی ایک ایسا دعویٰ ہے جس پر کوئی دلیل نہیں ہے، اگر کسی چیز کو فعال رکھنے کے لئے فطرت کافی ہوتی تو ان کے درمیان یکسانیت ہونی چاہئے تھی، ہر پودا جو ایک طرح کی زمین میں لگایا جائے، اس کی نشو ونما ایک ہی طرح پر ہوتی، ہر سیب کے سائز اور مٹھاس میں یکسانیت ہوتی، ہر شوہر و بیوی جن میں ماں باپ بننے کی صلاحیت ہے، ضرور ہی ماں باپ بنتے، انسان کے وجود میں جو اجزاء شامل ہیں، جیسے: لوہا، پتھر، چونا، پانی وغیرہ، اگر انسان ان سب کو ملا کر ایک پُتلا بنا دیتا تو اس میں انسان ہی کی طرح بولنے، سننے اور لکھنے پڑھنے کی صلاحیت پیدا ہوجاتی؛ لیکن ایسا نہیں ہے، اس سے معلوم ہوا کہ مادّہ از خود کسی چیز کی تخلیق یا تشکیل نہیں کرتا؛ بلکہ کوئی ذات ہے جس کے حکم سے چیزیں وجود میں آتی ہیں اور وہ مختلف شکلیں اختیار کرتی ہیں، وہی حاکم خدا کی ذات ہے۔

معراج جسمانی پر دلائل

مولانا عبدالحکیم نعمانی

پہلی دلیل: ’’سبحان‘‘ کا لفظ اس امر کی دلیل ہے کہ یہ خواب اور کشف کی طرح کوئی معمولی واقعہ نہیں تھا۔ تسبیح کا لفظ ہی امور عظیمہ کے لئے بولا جاتا ہے، اگر یہ واقعہ خواب کا ہوتا تو یہ کوئی بڑائی یا عظمت کی بات نہ ہوتی اور لفظ ’’سبحان‘‘ نہ بولا جاتا۔

دوسری دلیل: اسریٰ کا لفظ بھی بیداری کی حالت پر بولا جاتا ہے، جیسا کہ حضرت لوط علیہ السلام کو ارشاد ہوتا ہے:

’’فأسر بأهلك بقطع من الليل واتبع أدبارهم ولا يلتفت منكم أحد وامضوا حيث تؤمرون۔‘‘ (الحجر65:15)

ترجمہ: ’’پس آپ اپنے گھر والوں کو رات کے کسی حصے میں لے کر نکل جائیں اور خود ان کے پیچھے پیچھے چلیں اور تم میں سے کوئی مڑ کر نہ دیکھے اور پس جہاں تمہیں حکم دیا جاتا ہے چلے جاؤ۔‘‘

سورۂ ھود (81:11) میں بھی حضرت لوط علیہ السلام کو یہی ارشاد ہوتا ہے۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اللہ کا حکم ہوتا ہے:

’’ولقد أوحينا إلى موسى أن أسر بعبادي فاضرب لهم طريقا في البحر يبسا لا تخاف دركا ولا تخشى۔‘‘

(طٰہٰ77:20)

ترجمہ: ’’اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی بھیجی کہ ہمارے بندوں کو راتوں رات نکال لے جا، پھر ان کے لیے دریا میں لاٹھی مار کر خشک رستہ بنا دو پھر تم کو نہ تو فرعون کے آ پکڑنے کا خوف ہوگا اور نہ غرق ہونے کا ڈر‘‘

’’فأسر بعبادي ليلا إنكم متبعون۔‘‘

(الدخان،23:44)

’’حکم ہوا کہ راتوں رات میرے بندوں کو لے کر نکل پڑو، تمہارا پیچھا کیا جائے گا۔‘‘

’’وأوحينا إلى موسى أن أسر بعبادي إنكم متبعون۔‘‘

(الشعراء52:26)

ترجمہ: ’’اور ہم نے موسیٰ کی طرف وحی کی کہ میرے بندوں کو لے کر راتوں رات نکل جاؤ کہ تمہارا پیچھا کیا جانے والا ہے۔‘‘

درج بالا سب مقامات پر اسریٰ کو روح اور جسد کے مجموعے پر بولا گیا ہے۔

تیسری دلیل: (عبد) فان العبد عبارة عن مجموع الروح والجسد (تفسیر ابن کثیر) عبد روح مع الجسد کو کہتے ہیں۔ جس روح کے ساتھ جسم نہ ہو، اسے عبد نہیں کہتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ معراج جسمانی تھا۔ یہ تین دلیلیں تو سورۂ بنی اسرائیل کی آیت سے تھے۔

چوتھی دلیل: اس آیت کی تفسیر ترجمان قرآن حضرت ابن عباس رحمۃ اللہ علیہ نے یوں کی ہے: ’’حدثنا الحميدي حدثنا سفيان حدثنا عمرو عن عكرمة عن ابن عباس رضي الله عنهما وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس قال هي رؤيا عين أريها رسول الله صلى الله عليه وسلم ليلة أسري به إلى بيت المقدس قال والشجرة الملعونة في القرآن قال هي شجرة الزقوم۔‘‘ (صحیح البخاری کتاب مناقب الأنصار باب المعراج روایت نمبر3888)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ وما جعلنا الرؤيا التي أريناك إلا فتنة للناس فرمایا کہ اس میں رؤیا سے مراد آنکھ سے دیکھنا ہے۔ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ سلم کو معراج کی رات میں دکھایا گیا تھا جس میں آپ کو بیت المقدس تک لے جایا گیا تھا اور قرآن مجید میں ’’الشجرۃ الملعونۃ‘‘ سے مراد تھوہڑ کا درخت ہے۔

پانچویں دلیل: اسی حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ مسند ابو یعلیٰ فرماتے ہیں۔ ام ہانیؓ کہتی ہیں کہ کفار نے بیت المقدس کے متعلق سوال کرنے شروع کر دیے جسے آپ دیکھ کر بتا رہے تھے تو پھر کفار نے پوچھا کہ

ہمارا ایک قافلہ شام سے آرہا ہے وہ کہاں ملا۔ آپ نے فرمایا کہ فلاں مقام پر ملا لیکن ان کا ایک اونٹ گم تھا اور آپ نے ان کے اونٹوں کی تعداد بھی بتائی جس کی کفار نے آکر تصدیق کی۔ یعنی کفار کو آپ کے جسمانی سفر پر اعتراض تھا تب ہی قافلہ کے بارے میں پوچھا۔ روحانی سفر پر کبھی کسی نے اعتراض کیا ہی نہیں۔

چھٹی دلیل: قرآن سے ہی چوتھی دلیل معراج جسمانی کی سورۃ النجم میں ہے۔ ”ما زاغ البصر و ما طغیٰ“ (معراج کی رات) آسمان پر نبی کی آنکھ نے واقعات دیکھنے میں کوئی غلطی یا بے احتیاطی نہیں کی۔ یعنی جو کچھ دیکھا بچشم جسم دیکھا ہے یہ بھی دلیل ہے کہ معراج جسمانی تھا۔ کیونکہ خواب یا کشف کا تعلق دماغ یا دل سے ہے، نہ کہ آنکھ سے۔ اور لفظ بصر جسمانی نگاہ کے لئے آتا ہے، خواب یا دل کے دیکھنے کو بصر نہیں کہتے۔

ساتویں دلیل: بخاری شریف میں ہی باب حدیث الاسرا میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ لما کذبنی قریش قمت فی الحجر فجلی اللہ لی بیت المقدس فطفقت اخبرھم عن آیاتہ وانا انظر الیہ جب کفار مکہ نے میرے اس سفر کو جھٹلایا اور مجھ سے بیت المقدس کے متعلق سوال شروع کر دیے تو اللہ تعالیٰ نے میرے سامنے بیت المقدس کر دیا میں اسے دیکھ کر بتاتا جا رہا تھا۔ یعنی کفار نے اس معراج کے جسم کے ساتھ ہونے کا ہی انکار کیا تھا ورنہ خواب کی بات کو جھٹلانے کا کوئی تک ہی نہیں تھا کیونکہ خوابوں میں کئی مرتبہ عام انسان بھی اپنے آپ کو پرواز کرتے اور آسمان پر جاتے ہوئے بھی دیکھ سکتا ہے۔ اس پر کوئی تعجب نہیں ہوتا۔ کفار کو تعجب تو تب ہوا جب آپ نے کہا کہ میں اس جسم کے ساتھ گیا تھا۔ کفار کا یہ رد عمل ہی اس بات کی دلیل ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے جسم کے ساتھ معراج کا دعویٰ کیا تھا۔

آٹھویں دلیل: آپ کو آسمان کے سفر سے پہلے بیت المقدس تک کا سفر کرایا گیا یعنی کچھ حصہ زمین کا سفر باقی آسمان کا سفر۔ کیونکہ آسمان کے سفر کو اگر خانہ کعبہ سے ہی شروع کرا دیا جاتا تو کافر بالکل انکار کر دیتے جس کی تصدیق نہ ہو سکتی۔ جب آپ نے مکہ سے بیت المقدس کے سفر کے حالات بتا دیے تو ان کو اسے ٹھیک ماننا پڑا تا کہ سفر کے دوسرے حصہ جو آسمان کا سفر تھا اس کی بھی تصدیق کریں۔ چنانچہ مومنوں کے لیے ایمان میں اضافہ کا سبب ہوا۔ اگر یہ خواب میں ہی ہوا ہوتا تو اس تصدیق وغیرہ کے چکر کی ضرورت ہی نہ تھی۔

نویں دلیل: اس حدیث کے تحت فتح الباری میں بحوالہ بیہقی فی الدلائل فرماتے ہیں کہ کفار نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو اس رات کے سفر کا ذکر کیا تو انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ سچے ہیں۔ تو پھر انہوں نے تعجب سے کہا کہ تو ایک ہی رات میں شام سے ہو کر واپس آنے کی بھی تصدیق کرتا ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ میں تو اس سے بڑی بات کی بھی تصدیق کرتا ہوں کہ ان کے پاس آسمان سے بھی پیغام آتے ہیں۔ غور فرمائیے خواب پر کسی کو تعجب کرنے کی ضرورت ہی نہیں ہوتی، تعجب تو ہوتا ہی تب ہے کہ جب کوئی یہ کہے کہ میں اس جسم کے ساتھ وہاں سے ہو کر واپس آگیا ہوں۔

ایک دلیل اور اس کا جواب:

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ والی روایت:

”حضرت عائشہ صدیقہؓ خدا کی قسم کھا کر بیان فرماتی ہیں کہ معراج میں حضور کا جسم غائب نہیں ہوا تھا: ”وَاللّٰہِ مَا فُقِدَ جَسَدُ رَسُولِ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وسلم وَلٰکِنْ عُرِجَ بِرُوحِہٖ۔“ (تفسیر کشاف) اللہ کی قسم! (معراج میں) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا جسم غائب نہیں ہوا تھا بلکہ آپ کی روح کے ذریعے معراج ہوئی تھی۔“

اس حدیث کی سند یہ ہے: ”حَدَّثَنَا ابْنُ حُمَيْدٍ، قَالَ: حَدَّثَنَا سَلَمَةُ، عَنْ مُحَمَّدٍ، قَالَ: أَخْبَرَنِي بَعْضُ آلِ أَبِي بَكْرٍ۔“

(تفسیر کشاف وابن جریر الطبری وغیرہ)

یہ روایت اصول حدیث کی رو سے ضعیف و مردود ہے۔ ایک راوی محمد بن حمید بن حیان ہے جو متروک الحدیث ہے۔ اس میں بعض آل ابی بکر راوی مجہول محض ہے، اس کا کوئی اتا پتہ معلوم نہیں۔ ایسے مجہول العین راوی کی روایت ضعیف و مردود ہوتی ہے اور یہ حجت نہیں رکھتیں۔ امام زرقانی رحمہ اللہ لکھتے ہیں: ”وحديثها هذا ليس بالثابت عنها انتهى، يعني لما في متنه من العلة القادحة، وفي سنده من انقطاع وراو مجهول. وقال ابن دحية في التنوير: إنه حديث موضوع عليها، وقال في معراجه الصغير: قال إمام

الشافعية أبو العباس بن سريج: هذا حديث لا يصح، وإنما وضع ردًا للحديث الصحيح۔“

(شرح زرقانی جلد 8 صفحہ 7 المقصد الخامس مطبوعہ دارالکتب علمیہ بیروت، آن لائن)

یعنی یہ حدیث حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ثابت نہیں کیونکہ یہ مخلول المتن وسند ہے اور اس کی سند منقطع و ایک راوی مجہول ہے اور ابن وحیہ نے تنویر میں کہا یہ حدیث موضوع ہے اور معراج صغیر میں کہا ہے کہ امام الشافعیہ ابوالعباس بن سریج یہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں بلکہ معراج جسمانی کی تردید میں وضع کی گئی ہے۔

دسویں دلیل: تفسیر ابن کثیر میں حضرت ابوسفیانؓ سے مروی ہے: ایک واقعہ لکھا ہے (بحوالہ ابونعیم فی دلائل النبوۃ) کہ ہمیں قیصر روم نے اپنے دربار میں طلب کیا اس وقت ابھی ابوسفیان مسلمان نہیں ہوئے تھے۔ میں نے دوران گفتگو قیصر سے کہا کہ اگرچہ اس سے پہلے کبھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم سے جھوٹ نہیں سنا البتہ اب اس نے ایک ایسی بات کی ہے جس کو سچ کہا ہی نہیں جاسکتا۔ وہ کہتا ہے کہ میں ایک ہی رات میں مسجد خانہ کعبہ سے مسجد اقصیٰ تک جا کر واپس آیا ہوں۔ دربار قیصر میں ایک پادری بیٹھا تھا، فوراً بول اٹھا اس رات کا مجھے علم ہے۔ قیصر نے پوچھا وہ کیسے؟ پادری نے کہا: میں ہمیشہ مسجد کے دروازے بند کر کے سویا کرتا تھا۔ میں نے اس رات تمام دروازے بند کر دیئے۔ مگر ایک دروازہ بند نہ ہوا۔ میں نے ملازمین وغیرہ کی امداد سے بند کرنا چاہا لیکن کامیاب نہ ہوسکا۔ بالآخر مستری کو بلایا گیا۔ اس نے کہا: اس پر بالائی دیوار کا بوجھ پڑ گیا ہے۔ اس لیے اب اسے حرکت نہیں دے سکتے۔ صبح غور کریں گے۔ چنانچہ دروازہ کھلا ہی چھوڑ دیا۔ صبح آیا تو مسجد کے دروازے کے کنارے ایک پتھر میں سوراخ دیکھا اور اس میں سواری باندھنے کے آثار معلوم ہوتے تھے۔ یہ دیکھ کر میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا آج رات دروازہ بند نہ ہونے کی یہی وجہ تھی رات یہاں کوئی خدا کا نبی آیا ہے جس نے یہاں نماز پڑھی ہے اور دروازہ میں کوئی نقص نہ تھا۔ تلک عشرۃ کاملة

یہ دس دلائل معراج جسمانی کے عرض کر دیئے ہیں۔ معراج جسمانی کا انکار یا تو قادیانی کرتے ہیں یا کچھ نیچری کرتے ہیں اور دلائل میں حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کی منقطع روایت اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب موضوع روایت پیش کرتے ہیں۔ حالانکہ وہ دونوں ہی اس لائق نہیں کہ ان کا ذکر بھی کیا جا سکے۔ کیونکہ روایۃ و درایۃ دونوں طریقوں سے ناقابل استدلال ہیں۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا اس وقت ابھی نکاح نہیں ہوا تھا تو انہوں نے کون سا بستر خالی پایا تھا؟ حضرت معاویہ بھی ابھی اس وقت مسلمان نہیں ہوئے تھے: رہا سورہ بنی اسرائیل آیت 66 میں لفظ ”الرؤیا“ سے قیاس کہ معراج روحانی تھی، تو عرض ہے کہ:

جواب نمبر1: اول تو اس آیت کو کئی مفسرین نے صلح حدیبیہ یا جنگ بدر کے خواب پر محمول کیا ہے تو اس آیت کا معراج پر محمول کرنا حتمی نہیں ہے کیونکہ ”اذا جاء الاحتمال بطل الاستدلال“ جب احتمال آجائے تو استدلال باطل ہو جاتا ہے۔

جواب نمبر2: دوسری بات الرؤیا رویت بصری کی معنی میں بھی آتا ہے۔ لغت کی مشہور کتاب لسان العرب میں ہے: ”وَقَدْ جَاءَ الرُّؤْيَا فِي الْيَقَظَةِ؛ قال الراعی فکبر للرؤیا وهش فؤاده..... وبشر نفسا كان نفسا یلومها قول أبی الطیب: (مضى اللیل و الفضل الذی لک لا یمضی).... و رویاک احلی فی العیون من الغمض۔“

(لسان العرب جلد نمبر 14 صفحہ 297)

ترجمہ: ”بلاشبہ ”رؤیا“ بیداری میں آنکھوں کے مشاہدے کے لئے بھی آتا ہے۔ راعی کا قول ہے: (اس نے تکبیر کہی اور اس کا دل مسرت سے بھر گیا اور اس نے اپنے نفس کو پہلے ملامت کر رکھا تھا۔ اس منظر کو دیکھ کر خوشخبری دی جس کا اس نے عینی مشاہدہ کیا) اور أبوالطیب المتنبی کا قول ہے (رات ختم اور تیرا فضل ختم ہونے والا نہیں اور تیرا دیدار جمال آنکھوں میں نیند سے زیادہ میٹھا ہے۔“

(دیوان متنبی صفحہ 188)

ان دونوں اشعار میں الرؤیا رویت بصری کے معنی میں استعمال ہوا ہے اور اہل لغت پر واضح ہے کہ ان دونوں شاعروں کو لغت عرب میں سند مانا جاتا ہے۔ راعی ایک مشہور جاہلی شاعر ہے اور کلام عرب کی سند کے لئے جاہلی شعراء سے زیادہ کوئی سند معتبر نہیں ہے اور لسان العرب مشہور مستند لغت ہے۔ (جاری ہے)

تحریک ختم نبوت..... منزل بہ منزل

قسط:۱۴

مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی

کیپ ٹاؤن میں قادیانیوں کا وکیل یہودی:

کراچی (نمائندہ جنگ) دستور کمیٹی کے سربراہ اور جنوبی افریقا کی عدالت عظمیٰ میں مسلمانوں کی طرف سے مقدمہ کی سماعت کے دوران کیپ ٹاؤن جانے والے دس رکنی وفد کے قائد مولانا ظفر احمد انصاری نے کہا کہ جنوبی افریقا میں قادیانیوں نے کیس لڑنے کے لئے یہودی وکیل رکھا۔ انہوں نے کہا کہ جنوبی افریقا میں قادیانیوں اور لاہوری گروپ کے غیر مسلم اقلیت قرار دیئے جانے کے مقدمہ میں دلچسپی کے لئے وہاں کے مسلمانوں نے صدر مملکت، علماء کرام، عوام کے لئے گہرے تشکر کا اظہار کیا اور کہا کہ صدر ضیاء الحق نے قادیانی فتنہ کے استیصال کے لئے آرڈی نینس کے اجراء کی صورت میں جو اقدامات کئے وہ قابل قدر ہیں....انہوں نے کہا کہ وفد کے سربراہ کی حیثیت سے صدر مملکت اور رابطہ عالم اسلامی کو اپنے حالیہ دورہ کی رپورٹ پیش کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ قادیانیوں کی طرف سے وہاں کا یہودی وکیل پیش ہوا۔ انہوں نے کہا کہ تنازعہ کی وجہ یہ تھی کہ لاہوری گروپ کے قادیانیوں نے اپنے مُردوں کو مسلمانوں کے قبرستان میں دفنانا شروع کیا تو مسلمانوں نے سخت مزاحمت کی اور کہا کہ چونکہ قادیانی غیر مسلم ہیں لہٰذا نہ تو وہ ہمارے قبرستانوں میں مُردے دفن کرسکتے ہیں اور نہ ہی ہماری مساجد میں نماز ادا کرسکتے ہیں۔ دو سال قبل وہاں کی عدالت میں یہ مقدمہ پیش ہوا، وہاں کے مسلمان علماء کرام نے پاکستان سے مدد کی درخواست کی تو ان کی (مولانا انصاری کی سربراہی میں ایک وفد گیا۔ مسلمانوں کے دلائل سننے کے بعد وہاں کی عدالت نے مسلمانوں کے حق میں حکم امتناعی جاری کیا۔ جس کے خلاف قادیانیوں نے وہاں کے قانون کے مطابق باقاعدہ مقدمہ دائر کیا، ابتدائی طور پر انجمن احمدیہ لاہور کی شاخ کیپ ٹاؤن کی طرف سے مسلم جوڈیشنل کونسل اور قبرستان کے متولی حضرات کو فریق بنایا۔ مقدمہ کی سماعت کے لئے یکم نومبر کی تاریخ مقرر کی گئی، لیکن ۶/نومبر کو باقاعدہ سماعت شروع ہوئی وہاں کے مسلمانوں نے معاملہ کی اہمیت کے پیش نظر رابطہ عالم اسلامی کو تعاون کے لئے خطوط لکھے، چنانچہ ان کی خواہش پر ماہرین فن کو شامل کیا گیا۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۱۹/نومبر ۱۹۸۴ء)

ربوہ میں قادیانیوں کا پریس سیل:

ربوہ (نامہ نگار) ریذیڈنٹ مجسٹریٹ چنیوٹ نے پولیس پارٹی کے ہمراہ ربوہ میں ضیاء الاسلام پریس پر چھاپا مارا اور اس کو تین ماہ کے لئے سیل کردیا۔ اس پریس میں قادیانیوں کے اخبارات و رسائل الفضل، انصار اللہ، لجنہ اماء اللہ، ماہنامہ تشحیذ الاذہان چھپتے ہیں۔ پریس سیل ہونے کی وجہ سے یہ رسائل تین ماہ شائع نہیں ہوسکیں گے۔ ریذیڈنٹ مجسٹریٹ نے یہ چھاپا پریس اینڈ پبلی کیشن آرڈی نینس ۱۹۷۳ء حکومت پنجاب کے حکم کے تحت سیل کیا۔ پریس کی انتظامیہ، پرنٹر اور پبلشر مسعود احمد دہلوی اور عبدالحئی کو ہوم سیکریٹری پنجاب کے روبرو پیش ہونے کی ہدایت کی۔

(روزنامہ جنگ لاہور، ۱۹/نومبر ۱۹۸۴ء)

بہاولپور میں احتجاجی جلسہ:

مجلس عمل تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد الصادق میں جمعۃ المبارک سے پہلے اور بعد میں احتجاجی جلسہ منعقد ہوا، جس میں مرکزی مجلس عمل کے راہنما علامہ علی غضنفر کراروی، مولانا غلام مصطفیٰ، مولانا محمد یوسف، مولانا محمد اسماعیل، جناب اسلوب احمد خان جماعت اسلامی، قاری محمد یوسف ڈسٹرکٹ خطیب محکمہ اوقاف، جناب گلزار احمد نسیم ایڈیٹر روزنامہ سیادت بہاولپور، جناب حمید گل رکن

مجلس عمل نمائندہ روزنامہ امروز ملتان، مولانا شمس الدین انصاری نے خطاب کیا۔ صدارت جامع مسجد الصادق کے خطیب مولانا قاضی عظیم الدینؒ نے کی۔

مرکزی مجلس عمل کی ہدایت کے مطابق یوم احتجاج کے سلسلہ میں ۲/نومبر ۱۹۸۲ء بہاولپور میں یوم احتجاج منایا گیا۔شہر کی ۳۰ مساجد میں احتجاجی قراردادیں تقسیم کی گئیں۔ جن میں قادیانیوں کی غنڈہ گردی اور قتل و غارت گری کی پُرزور مذمت کی گئی۔ساہیوال میں شہید ہونے والے قاری سعید احمد، طالب علم اظہر رفیق کے قتل کی پُرزور مذمت کی گئی، ورثاء سے ہمدردی کا اظہار کیا گیا۔نیز حکومت پاکستان سے مطالبہ کیا گیا کہ یہ کیس مارشل لاء عدالت میں پیش کر کے قادیانی مجرموں کو قرار واقعی سزا دی جائے۔مفرور ملزمان کو گرفتار کیا جائے۔مرزائیوں کی ملک و ملت کے خلاف سرگرمیوں کی پُرزور مذمت کی گئی۔دسمبر کے آخر میں ربوہ میں منعقد ہونے والے قادیانی اجتماعات پر پابندی کا مطالبہ کیا گیا۔

(ہفت روزہ لولاک، ۳/نومبر ۱۹۸۴ء)

ختم نبوت کانفرنس چنیوٹ:

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام ۳۴ویں سالانہ ختم نبوت کانفرنس ۲۷ تا ۲۹/ دسمبر ۱۹۸۴ء کو منعقد ہوئی۔ جس میں تمام مکاتب فکر کے علماء کرام، مشائخ عظام نے ہاتھوں میں ہاتھ ڈال کر اور بغل گیر ہو کر اس بات کا اعلان کیا کہ ناموس رسالت کے تحفظ اور عقیدۂ ختم نبوت کی حفاظت کے لئے ہم ایک ہیں اور ایک رہیں گے۔اس خوبصورت منظر کو دیکھ کر فضاء نعروں ختم نبوت زندہ باد، ناموس رسالت زندہ باد، پاکستان زندہ باد، قادیانیت مردہ باد، خلفاء راشدین زندہ باد، جنرل ضیاء الحق زندہ باد سے گونج اٹھی۔

کانفرنس کے پہلے اجلاس کی صدارت قائد تحریک ختم نبوت مولانا خواجہ خان محمد نے کی اور آخری اجلاس کی صدارت خطیب شہر مولانا محمد حسین چنیوٹی نے کی۔

کانفرنس کے آخری اجلاس سے مولانا عبدالرؤف چشتی، مولانا محمد حسین چنیوٹی، مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا محمد اقبال ظفر میلسوی، مولانا منظور احمد چنیوٹی، غریب عوام پارٹی کے جنرل سیکریٹری سید نسیم شاہ، مولانا حافظ عبدالقادر روپڑی، صاحبزادہ طارق محمود، مولانا عبدالرحمٰن اشرفی، بادشاہی مسجد لاہور کے خطیب مولانا عبدالقادر آزاد، صاحبزادہ سید افتخار الحسن شاہ نے خطاب کیا۔ اجلاس میں مندرجہ ذیل قراردادیں منظور کی گئیں۔ربوہ کا نام تبدیل کیا جائے (الحمدللہ تبدیل کر دیا گیا)۔ربوہ کی پہاڑی پر کام کرنے والے مزدوروں کو ربوہ میں رہائش کے لئے پلاٹ دیئے جائیں اور مکانوں کی تعمیر کے لئے قرضے دیئے جائیں۔ملک بھر میں امتناع قادیانیت آرڈی ننس پر مکمل عملدرآمد کیا جائے۔قادیانیت سے تائب ہونے والوں کی دعوت، قادیانیوں کے سالانہ جلسہ پر پابندی اور امتناع قادیانیت آرڈی ننس کے نفاذ پر صدر مملکت کو مبارکباد دی گئی اور مطالبہ کیا گیا کہ اسلامی نظریاتی کونسل کی سفارشات کو عملی جامہ پہنایا جائے۔قادیانیوں کی عبادت گاہوں، دکانوں، مکانوں سے کلمات طیبہ محفوظ کئے جائیں مولانا محمد اسلم قریشی کے اغوا کی تفتیش کے لئے قومی کمیٹی تشکیل دی جائے۔قاری اللہ یار ارشد اور رمضان پر قاتلانہ حملہ کرنے والوں کو گرفتار کر کے انہیں قرار واقعی سزا دی جائے۔تعلیمی اور ٹیکنیکل اداروں میں قادیانیوں کو کوٹہ کے مطابق داخلہ دیا جائے۔قادیانی اوقاف کو محکمہ اوقاف کی تحویل میں دیا جائے۔آئین کی مسلسل خلاف ورزی پر قادیانی اخبارات کے ڈکلریشن منسوخ کئے جائیں قادیانیوں کو سول اور فوج کی کلیدی اسامیوں سے الگ کیا جائے۔

کانفرنس کی دوسری نشستوں سے مولانا حافظ محمد ثاقب، مولانا احمد حسین شاکری، مولانا ضیاء الدین آزاد، مولانا عبدالشکور دین پوریؒ، مولانا سید ممتاز الحسن گیلانی اور دیگر نے خطاب کیا۔

حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ کا سانحۂ ارتحال، وفات: ۲۹/ستمبر ۱۹۸۲ء:

امام القراء، پانی پتی لہجہ میں ہزاروں قراء و حفاظ کے استاذ حضرت مولانا قاری رحیم بخش پانی پتیؒ ۲۹/دسمبر ۱۹۸۲ء مطابق ۱۳/ذوالحجہ ۱۴۰۲ھ بدھ اور جمعرات کی درمیانی شب ساڑھے دس بجے رحلت فرما گئے، انا للہ وانا الیہ راجعون۔مرحوم مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ کی دریافت تھے۔قیام پاکستان سے پہلے ۱۹۴۳ء میں مجاہد ملت مولانا محمد علی جالندھریؒ نے جامع مسجد سراجاں ملتان میں ’’جامعہ محمدیہ‘‘ کے نام سے ادارہ قائم کیا۔

حضرت قاری صاحبؒ ۲۱ سال کے نوجوان تھے کہ حضرت جالندھریؒ کی دعوت پر ملتان تشریف لائے، آپ پاکستان میں مجدد القرات تھے۔ آپ دارالعلوم دیوبند کے فاضل، شیخ الاسلام حضرت مولانا سید حسین مدنیؒ، حضرت میاں سید اصغر حسین شاہؒ، مولانا اعزاز علیؒ شیخ الادب جیسے کبار علماء کے شاگرد رشید تھے۔ علوم نبویہ کے حصول کے بعد مولانا جالندھری انہیں ملتان لے آئے۔ آپ تجوید و قرأت میں عاشق قرآن، استاذ القراُ حضرت قاری فتح محمد پانی پتیؒ کے شاگرد رشید تھے۔ آپ نے اپنی ساری زندگی خدمت و تدریس قرآن میں گزار دی، ہزاروں حفاظ، قرأ نے آپ سے قرآن پاک تجوید و قرأت کے ساتھ پڑھا۔ قیام پاکستان کے بعد جب حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ نے جامعہ خیر المدارس کا ملتان میں اجرا کیا تو مولانا محمد علی جالندھریؒ اپنا ادارہ جامعہ محمدیہ بمع حضرت قاری صاحب، کتب، تپائیاں، چار پائیوں سمیت خیر المدارس کے سپرد کر کے خود تحفظ ختم نبوت کی تحریک میں مصروف عمل ہو گئے۔

حضرت قاری صاحبؒ ۱۹۵۳ء کی تحریک ختم نبوت میں گرفتار ہوئے اور آپ کو لاہور کی سینٹرل جیل میں پابند سلاسل کر دیا گیا۔ حضرت قاری صاحبؒ پر ریلوے لائن اکھاڑنے کا جھوٹا کیس بنایا گیا۔ سینٹرل جیل لاہور کی تمام بیرکیں اور پلاٹ قیدیوں سے بھر گئے۔ حضرت قاری صاحبؒ نے جیل میں قرآن پاک کی تعلیم و تعلم کا سلسلہ شروع کر دیا۔ ہمارے حضرت خواجہ خان محمدؒ نے جیل میں ہی حضرت قاری صاحبؒ سے قرآن پاک صحیح کیا۔ یوں سینٹرل جیل تعلیم القرآن کا مدرسہ بن گئی تمام قیدی پہلے رہا ہوئے جنہوں نے حضرت قاری صاحبؒ سے قرآن پاک پڑھا تھا اور حضرت قاری صاحب آخر میں۔ حضرت قاری صاحب مجلس تحفظ ختم نبوت کے موجودہ ناظم اعلیٰ مولانا عزیز الرحمٰن جالندھری سمیت کئی ایک مبلغین کے استاذ تھے۔ فروری ۱۹۲۳ء میں جالندھر میں چوہدری فتح محمدؒ کے گھر پیدا ہوئے والد بھی فتح محمدؒ استاذ بھی فتح محمدؒ۔ آپ عاشق قرآن تھے، گرمی، سردی، بارش، آندھی ان کے راستہ میں رکاوٹ نہ بن سکیں۔ مولانا محمد علی جالندھریؒ انہیں پانی پت سے لے آئے اور حضرت مولانا خیر محمد جالندھریؒ کے سپرد کیا۔ آج بھی جامعہ خیر المدارس ملتان میں دونوں جالندھریوں کے درمیان آرام فرما ہیں۔ (جاری ہے)

عاشق رسول غازی عبدالرحمٰن آف صابر شاہ

علاقہ پکھل کی مردم خیز سرزمین نے جہاں بڑے بڑے علماء، مشائخ، دانشور اور حریت پسند لیڈروں کو جنم دیا۔ وہاں ناموس رسالت پر کٹ مرنے والے مجاہدین بھی پیدا کیے۔ ان ہی میں سے ایک عظیم المرتبت شخصیت غازی عبدالرحمٰن آف صابر شاہ کی ہے۔ جنہوں نے ۱۹۳۲ء میں ایک گستاخ رسول کو مانسہرہ میں واصل جہنم کر کے آلہ قتل کلہاڑی سمیت خود تھانے میں پہنچ کر اعتراف جرم کر کے گرفتاری دے دی۔ اس وقت علاقہ کی بااثر شخصیات، قانون دانوں اور رشتے داروں کی جانب سے غازی صاحب پر دباؤ ڈالا گیا کہ وہ صحت جرم سے انکار کر کے اپنی جان بچائیں۔ یہاں تک کہ اس کے ڈیڑھ سالہ معصوم بچے کو اس کے سامنے پیش کیا گیا کہ اس بچے کی خاطر اپنی جان بچانے کے لئے قتل سے انکار کر دیں، لیکن غازی عبدالرحمٰن نے صاف کہہ دیا کہ میں نے بقائمی ہوش وحواس عشق رسول کی خاطر یہ کار خیر کیا ہے۔ کیونکہ سکھ دکاندار نے میرے سامنے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخی کی تھی جس پر اسے واصل جہنم کرنا ضروری تھا۔ لاہور کی مسجد گنج کو ایک سازش کے تحت ہندوؤں اور سکھوں نے شہید کر دیا۔ ردعمل کے طور پر پورے ملک میں احتجاج شروع ہوا، مانسہرہ کی مرکزی جامع مسجد سے بعد از نماز جمعہ مسجد شہید گنج واقعہ کے خلاف احتجاجی جلوس نکالا گیا۔ غازی عبدالرحمٰن جمعہ کی نماز پڑھنے گاؤں سے مانسہرہ آتا، وہ اسی جلوس میں شامل تھا، بعد میں کشمیر روڈ پر واقع سکھ دکاندار نے اس واقعے پر تبصرہ کرتے ہوئے غازی عبدالرحمٰن کے سامنے مسلمانوں کو برا بھلا کہنے اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شان میں گستاخانہ کلمات کہے، جس پر غازی نے موقع پر ہی اسے واصل جہنم کیا۔ سیشن جج ایبٹ آباد کی عدالت میں مقدمہ چلا، جرم کے اعتراف پر غازی عبدالرحمٰن کو پھانسی کی سزا سنائی گئی، چنانچہ ڈسٹرکٹ جیل ایبٹ آباد میں دینی حمیت سے سرشار اس عاشق رسول کو پھانسی دی گئی اور اس طرح وہ شہادت کے اعلیٰ ترین رتبے پر فائز ہو کر اپنی مراد پا گئے۔ ان کا جسد خاکی ایبٹ آباد سے مانسہرہ لاتے ہر جگہ استقبال ہوا اور ہزاروں لوگ پیدل جنازے کے جلوس میں شامل ہوتے گئے۔ لوگوں کے رش کی وجہ سے ہمشیریاں پل ٹوٹ گیا۔ بڑے اعزاز کے ساتھ اپنے گاؤں صابر شاہ پہنچایا گیا جہاں ہزاروں افراد نے ان کے جنازے میں شرکت کی اور انہیں صابر شاہ کے قبرستان میں سپرد خاک کر دیا گیا جو آج اسی غازی صاحب کے نام سے موسوم ہے۔ ان لوگوں کی قربانیوں کی بدولت آج توہین رسالت آرڈی نینس پاکستانی قانون کا حصہ بن گیا جو انبیاء کرام اور مقدس شخصیات کے خلاف بھونکنے والی ایسی زبانوں کو روکنے بلکہ لگام دینے کے لیے مؤثر ہتھیار ہے۔ (قاضی حبیب الرحمٰن، مانسہرہ)

خبروں پر ایک نظر

تحفظ ختم نبوت کانفرنس، سکھر

ادارہ

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سکھر کے زیرِ انتظام سالانہ ختم نبوت کانفرنس 26/دسمبر 2025ء بروز جمعۃ المبارک بعد نمازِ مغرب، مرکزی جامع مسجد بندر روڈ سکھر میں نہایت شان وشوکت کے ساتھ منعقد ہوئی۔

یہ عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس درگاہ ہالیجوی شریف کے سجادہ نشین حضرت مولانا سائیں عبدالقادر ہالیجوی کی صدارت میں منعقد ہوئی، جبکہ اس کی نگرانی مولانا محمد حسین ناصر اور سرپرستی مولانا سید امین الدین پاشا صاحب کے خلیفۂ مجاز مولانا عبداللطیف اشرفی نے کی۔ کانفرنس کا آغاز مرکزی جامع مسجد کے امام حضرت حافظ قاری رشید احمد بندھانی کی پُرسوز تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، جس کے بعد حضرت مولانا شاہد عمران عارفی نے نہایت عقیدت ومحبت کے ساتھ بارگاہِ رسالت میں ہدیۂ نعت پیش کیا۔ کانفرنس سے عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خیر پور کے مبلغ مولانا محمد یونس، لاڑکانہ ڈویژن کے مبلغ مولانا ظفر اللہ سندھی، فاضل نوجوان مولانا محمد اویس قرنی، جمعیت علماء اسلام کے مرکزی ناظم حضرت مولانا مفتی سعود افضل ہالیجوی، مولانا محمد حسین ناصر، حضرت مولانا حافظ ذوالفقار احمد نقشبندی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفۂ مجاز مولانا پیر محمد عامر اختر نقشبندی، مولانا مفتی محمد راشد مدنی حمادی ٹنڈو آدم، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم نشر واشاعت مولانا عزیز الرحمٰن ثانی اور یادگارِ اسلاف پیر طریقت رہبرِ شریعت حضرت مولانا سید محمد شاہ قریشی مسکین پوری نے خطاب کیا۔ اسٹیج سیکریٹری کے فرائض مولانا توصیف جالندھری نے انجام دیے۔

تمام مقررین نے اپنے بصیرت افروز بیانات میں سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم، عقیدۂ ختم نبوت، اکابرینِ امت کی بے مثال محنت و قربانیاں اور فتنۂ قادیانیت کی خرافات کو مدلل اور مؤثر انداز میں بیان کیا، جس سے حاضرین کے ایمان ویقین میں مزید پختگی پیدا ہوئی۔ یہ عظیم الشان کانفرنس رات ایک بجے پیرو مرشد حضرت مولانا سید پیر محمد شاہ کی پُر اثر دعا پر اختتام پذیر ہوئی۔ اس موقع پر اسٹیج پر کثیر تعداد میں علماء کرام موجود تھے، جن میں حضرت مولانا سائیں غلام اللہ ہالیجوی، جامعہ اشرفیہ کے اساتذۂ کرام مولانا امداد اللہ صاحب، مولانا عبدالمالک صاحب، مولانا مفتی محمد شفیع صاحب، مولانا عبداللطیف اشرفی صاحب، مفتی محکم الدین مہر، مولانا عبدالقادر جتک، پنوعاقل جماعت کے امیر حافظ عبدالقادر چاچڑ، اور سکھر شہر کے معزز تاجر، پنو عاقل جماعت کے رفقاء کرام شامل تھے۔ کانفرنس کو کامیاب بنانے کے لیے جماعتی احباب نے بھرپور محنت کی، جبکہ پنوعاقل، گھوٹکی، شکارپور اور سانگی سے آنے والے قافلوں نے بھرپور شرکت کر کے کانفرنس کو چار چاند لگا دیئے۔ سکھر کے جماعتی احباب محترم جناب اقبال کمبوہ، حاجی محمد عابد، مولانا مفتی محکم الدین مہر، ماسٹر محمد اقبال مہر، مولانا محمد انس گجر، محمد مبشر حسین، محمد عزیر گجر، بھائی منیر احمد مہر اور محمد اویس نے اس عظیم دینی اجتماع کے انعقاد کے لیے بھرپور محنت اور لگن سے خدمات انجام دیں۔ اللہ پاک تمام حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے، ان کی مساعی کو شرفِ قبولیت بخشے اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کی یہ جدوجہد تا قیامت جاری وساری رکھے، آمین۔

(مولانا محمد حسین ناصر، مبلغ سکھر)

تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد شیخ لاہوری جھنگ میں تین روزہ تحفظ ختم نبوت کورس کا انعقاد جس میں عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کا عزم، قادیانیت کا علمی وفکری محاسبہ مولانا عبدالحکیم نعمانی کے مدلل دروس، قادیانی مصنوعات کے بائیکاٹ کا عہد کیا گیا۔

تفصیلات کے مطابق عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام جامع مسجد شیخ لاہوری، جھنگ میں 29 تا 31/دسمبر 2025ء مغرب تا عشاء کو تین روزہ ختم نبوت کورس نہایت دینی وقار اور علمی شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ اس کورس کی صدارت ممتاز عالم دین مولانا قاری غلام مرتضیٰ صاحب

نے فرمائی، جبکہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مقامی امیر سید مصدوق حسین شاہ صاحب نے بھرپور انتظامی و دعوتی خدمات سرانجام دیں۔ کورس میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مبلغ مولانا عبدالحکیم نعمانی صاحب نے عقیدۂ ختم نبوت پر جامع اور وقیع دروس دیئے۔ آپ نے قرآنِ مجید، احادیثِ نبویہ، اجماعِ امت، اقوالِ ائمۂ ومفسرین اور عقلی دلائل کی روشنی میں عقیدۂ ختم نبوت کی اہمیت وفضیلت، منصبِ نبوت کی عظمت، رفع ونزولِ حضرت عیسیٰ بن مریم علیہما السلام، مرزا غلام قادیانی کے صریح کذبات اور فتنۂ قادیانیت کی موجودہ اور تازہ ترین سرگرمیوں کو نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کیا۔ دروس کے دوران اس امر پر خصوصی زور دیا گیا کہ قادیانیت محض ایک فکری انحراف نہیں بلکہ اسلام کے بنیادی عقیدے پر براہِ راست حملہ ہے۔ مولانا نے تاریخی شواہد اور معاصر حقائق کے ذریعے واضح کیا کہ فتنۂ قادیانیت کس طرح نئے انداز اور جدید ذرائع ابلاغ کے ذریعے اپنے باطل نظریات کو پھیلانے کی کوشش کر رہا ہے، جس کے مقابلے کے لیے علمی بصیرت اور دعوتی شعور ناگزیر ہے۔ کورس میں علما کرام، مدارس کے طلبہ، ائمہ وخطبا اور دینی کارکنان کی بڑی تعداد نے شرکت کی۔ اس موقع پر عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، عوامی شعور بیدار کرنے اور دعوتی محاذ پر فعال کردار ادا کرنے کے عزم کا اعادہ کیا گیا۔ آخر میں ملک وملت، امت مسلمہ کے اتحاد اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خصوصی دعائیں کی گئیں۔

(مولانا عبدالحکیم نعمانی، مبلغ جھنگ)

تحفظ ختم نبوت کورسز، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیر اہتمام تین روزہ ختم نبوت کورس ۲۰ تا ۲۲/دسمبر ۲۰۲۵ء جامع مسجد بلال بھسین لاہور میں منعقد ہوا۔ پہلے دن مولانا غلام رسول دین پوری، دوسرے دن مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مولانا عبدالنعیم، تیسرے روز مولانا عزیز الرحمٰن ثانی کے لیکچرز ہوئے۔ کورس نائب امیر مجلس لاہور پیر میاں محمد رضوان نفیس، سرپرست شالی لاہور مولانا محمد حنیف کمبوہ، مولانا خالد محمود، مولانا سعید وقار، مولانا محمد عابد حنیف کمبوہ، مولانا عبدالعزیز، قاری محمد یعقوب، مولانا سمیع اللہ سمیت اہل علاقہ نے بھرپور انداز میں شرکت کی۔ کورس کے اختتام پر شرکا کو لٹریچر اور اسناد دی گئیں۔

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت سانده لاہور کے زیر اہتمام دو روزہ ختم نبوت کورس و مجلس ذکر ڈاکٹر عبدالواحد قریشی کی زیر نگرانی جامع مسجد حبیب کبریا سانده لاہور میں منعقد ہوئی۔ پہلے دن عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی ناظم تبلیغ حضرت مولانا محمد اسماعیل شجاع آبادی، مبلغ لاہور مولانا عبدالنعیم، ناظم تبلیغ لاہور مولانا عبدالعزیز، دوسرے دن مدرسہ عربیہ ختم نبوت چناب نگر کے شیخ الحدیث مولانا غلام رسول دین پوری کے لیکچرز ہوئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاہور کے سرپرست ڈاکٹر عبدالواحد قریشی نے مجلس ذکر کروائی۔ تحفظ ختم نبوت کورس کو کامیاب بنانے کے لیے حافظ محمد سلیم، محمد رضوان جانی، حافظ محمد عبدالشکور، محمد زبیر ودیگر مقامی احباب نے بھرپور محنت کی۔

اسی طرح عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت بادامی باغ کے زیر اہتمام ایک روزہ تحفظ ختم نبوت کورس جامع مسجد محمدی سادات کالونی بادامی باغ لاہور میں مجلس راوی ٹاؤن کے راہنما بھائی حامد بلوچ کی زیر نگرانی منعقد ہوا۔ کورس میں مولانا غلام رسول دین پوری نے خصوصی لیکچر دیا۔ کورس میں مولانا محمد سمیع اللہ، مولانا غلام مرتضی وٹو، مولانا فرمان اللہ، محمد عمران بھٹی سمیت اہل علاقہ نے شرکت کی۔

درسِ تحفظ ختم نبوت

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مزنگ کے زیر اہتمام ۲۰/دسمبر ۲۰۲۵ء کو درسِ ختم نبوت جامع مسجد نمرہ مزنگ میں مفتی مختار احمد کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ مجلس لاہور کے ناظم تبلیغ مولانا عبدالعزیز نے درس ختم نبوت دیا۔ پروگرام میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت حلقہ مزنگ کے ذمہ داران میاں محمد راشد، حافظ محمد فرحان فخر، انجمن تاجران کے طارق فیروز سمیت بڑی تعداد میں تاجر برادری اور عوام نے شرکت کی۔

تحفظ ختم نبوت سیمینار، لاہور

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت شاہدرہ لاہور کے زیر اہتمام ۲۱/دسمبر بروز اتوار بعد نماز ظہر ختم نبوت سیمینار جامع مسجد محمدی حیدر روڈ رانا ٹاؤن شاہدرہ لاہور میں مجلس شاہدرہ کے سرپرست مفتی مختار احمد کی نگرانی میں منعقد ہوا۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی رہنما مولانا عزیز الرحمٰن ثانی، مولانا خالد محمود، مولانا عبدالنعیم کے خطابات ہوئے۔ سیمینار کا اہتمام مجلس شاہدرہ رابطہ کمیٹی کے اراکین مولانا

قاری محمد اقبال، مولانا احمد مختار، مولانا محمد بلال اور مسجد ہذا کے خطیب مولانا محمد افضال نے کیا۔ سیمینار میں اہل علاقہ نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ (مولانا عبدالنعیم، مبلغ لاہور)

علماء کنونشن، گوادر

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیرِ اہتمام مرکز عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر میں ایک اہم علماء کنونشن منعقد ہوا، جس میں علماء کرام، خطباء، ائمہ مساجد، دینی طلبا اور کارکنانِ ختم نبوت نے بڑی تعداد میں شرکت کی۔ کنونشن کا مقصد عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ، موجودہ دور کے فتنوں کے سدّباب اور علماء کرام کی ذمہ داریوں کو اجاگر کرنا تھا۔ کنونشن کا آغاز راقم الحروف عبدالغنی کی تلاوتِ کلامِ پاک سے ہوا، بعدازاں جناب امید باقری صاحب اور بھائی سلمان نے نعتِ رسولِ مقبول پیش کی، جس سے محفل کا ماحول روحانی کیفیت سے معمور ہو گیا۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت مولانا عبدالحی مطمئن صاحب نے نہایت جامع اور مدلل انداز میں عقیدۂ ختم نبوت کی قرآنی و حدیثی حیثیت پر روشنی ڈالی۔ انہوں نے فرمایا کہ ختم نبوت دین اسلام کا بنیادی عقیدہ ہے جس پر امتِ مسلمہ کا اجماع ہے، انہوں نے فتنۂ قادیانیت اور دیگر باطل تحریکات کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ یہ فتنہ وقتاً فوقتاً نئے انداز اور جدید ذرائع کے ذریعے مسلمانوں کے ایمان پر حملہ آور ہوتا ہے۔ آپ نے زور دیا کہ علماء کرام کو چاہئے کہ وہ عوام الناس خصوصاً نوجوان نسل کو عقیدۂ ختم نبوت سے متعلق مضبوط علمی اور فکری تربیت فراہم کریں۔ انہوں نے سوشل میڈیا اور جدید ذرائع ابلاغ کو دینی دعوت کے لیے مثبت انداز میں استعمال کرنے کی بھی تلقین کی۔ اس کے بعد امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی حضرت مولانا اعجاز مصطفیٰ مدظلہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔ انہوں نے اپنے بیان میں عقیدۂ ختم نبوت کی ایمانی، شرعی اور آئینی حیثیت کو واضح کرتے ہوئے کہا کہ یہی عقیدہ امتِ مسلمہ کی وحدت اور شناخت کی بنیاد ہے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے ہر دور میں اس مقدس عقیدے کے تحفظ کے لیے بھرپور جدوجہد کی ہے اور انشاء اللہ! یہ جدوجہد آئندہ بھی جاری رہے گی۔ انہوں نے علماء کرام اور دینی کارکنان کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات میں اتحاد، بصیرت اور مسلسل محنت کی اشد ضرورت ہے۔ مساجد، مدارس اور عوامی اجتماعات کے ذریعے عقیدۂ ختم نبوت کا پیغام عام کرنا وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔ انہوں نے نوجوانوں کو دینی تحریکات سے وابستہ کرنے اور ان میں شعور بیدار کرنے پر خصوصی زور دیا۔ کلماتِ تشکر سرپرست عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت گوادر مولانا عبدالحمید انقلابی صاحب نے ادا فرمائے۔ جیوانی اور ماڑہ، سربندن، پیشکان سٹی گوادر سے آئے ہوئے مہمانوں کا شکریہ ادا کیا۔ اختتامی دعا حضرت مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ نے کی، جس میں ملک وملت کی سلامتی، امتِ مسلمہ کے اتحاد اور عقیدۂ ختم نبوت کے تحفظ کے لیے خصوصی دعائیں مانگی گئیں۔ اسی طرح ماہ دسمبر میں جو اکابرین اس دنیا سے رخصت ہوئے خصوصاً حضرت پیر عبدالرحیم نقشبندیؒ، حضرت پیر حافظ ذوالفقار احمد نقشبندیؒ اور مختار الامہ حضرت مولانا مفتی سید مختار الدین شاہؒ اور تمام اکابرین کے درجات کی بلندی کے لیے دعا کی گئی۔ اللہ تعالیٰ جملہ اکابرین کی خدمات کو قبول فرمائیں، اللہ اس دینی و ملی کوشش کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین یا الٰہ العالمین۔

(مولانا عبدالغنی، مبلغ گوادر)

سہ روزہ ٹیچر ٹریننگ کورس برائے معلمات

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے گوادر کے زیرِ اہتمام مدرسہ سراج الہدیٰ للبنین والبنات میں معلمات کے لیے ایک سہ روزہ ٹیچر ٹریننگ کورس کا انعقاد کیا گیا۔ اس تربیتی کورس میں کل ۳۴ معلمات نے بھرپور جوش وجذبے کے ساتھ شرکت کی۔ کورس کا دورانیہ صبح ۹ تا ۱۲ بجے تک مقرر تھا۔ اسباق مولانا عبدالحی مطمئن مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی اور راقم الحروف عبدالغنی نے پڑھائے، مختلف موضوعات پر رہنمائی فراہم کی گئی، جن میں تدریس کے اصول، سبق کی تیاری، مؤثر اندازِ تدریس اور اخلاقی تربیت جیسے اہم پہلو شامل تھے۔ معلمات کو عملی مشقوں اور سوال وجواب کے ذریعے سیکھنے کا موقع بھی فراہم کیا گیا، کورس کے آخری دن مولانا محمد اعجاز مصطفیٰ مدظلہ امیر عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کراچی نے خصوصی بیان فرمایا۔ اپنے خطاب میں انہوں نے تعلیم کی اہمیت، معلمہ کے کردار اور دینی واخلاقی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی۔ ان کا بیان نہایت مؤثر اور اصلاحی تھا، حضرت مدظلہ کی دعا کے ساتھ اس سہ روزہ ٹیچر ٹریننگ کورس کا باضابطہ اختتام ہوا۔ شرکاء معلمات نے اس کورس کو انتہائی مفید قرار دیا اور منتظمین کا شکریہ ادا کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کوشش کو قبول فرمائے اور اس کے ثمرات کو عام فرمائے۔ آمین۔ (مولانا عبدالغنی، مبلغ گوادر)

ختم نبوت کانفرنسز، لاڑکانہ ڈویژن

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے زیراہتمام لاڑکانہ ڈویژن میں تین روزہ ختم نبوت کانفرنسز منعقد ہوئیں، جس کی مختصر رپورٹ درج ذیل ہے: عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکھی غلام شاہ کے زیراہتمام 17؍دسمبر بروز بدھ بعد نمازِ مغرب ختم نبوت کانفرنس حضرت مولانا سائیں عبداللہ مہر درگاہ عالیہ قادریہ سمرانوی شریف کی زیر سرپرستی، مولانا مفتی لطف اللہ میمن نگران عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لکھی غلام شاہ کی زیر صدارت اور مولانا حافظ ظفراللہ سندھی مبلغ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت لاڑکانہ ڈویژن کی زیر نگرانی منعقد ہوئی۔ تلاوتِ قرآن قاری نذیر احمد بروہی نے کی۔ حافظ حاکم علی ابڑو نے نعتیہ کلام پیش کیا۔ مولانا غلام اللہ مہر، حافظ عبدالرحمٰن مہر، مہمان خصوصی حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب درگاہ بیر شریف، مولانا محمد عبداللہ چغرزئی مبلغ کراچی، حافظ محمد راشد بن مفتی لطف اللہ میمن نے بیانات کئے۔ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کا سندھی زبان میں تعارف مفتی لعلِ محمد مہر نے پیش کیا۔ مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ مرکزی رہنما عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت نے خصوصی خطاب فرمایا۔

18؍دسمبر بروز جمعرات صبح تا شام عظیم الشان تحفظ ختم نبوت کانفرنس فاروق اعظم چوک جونگل شہر میں منعقد ہوئی۔ پیر طریقت رہبر شریعت حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ سجادہ نشین درگاہ جرار شریف کی زیر سرپرستی، حاجی عبدالواحد پھوڑ کی زیر صدارت اور مولانا حافظ ظفراللہ سندھی کے زیر نگرانی انعقاد پذیر ہوئی۔ نقابت مفتی یعقوب پھوڑ، تلاوت قرآن قاری نذیر احمد پھوڑ اور نعت خوانی حاجی امداد اللہ نے کی۔ بیانات مولانا محمد عبداللہ چغرزئی کراچی، مولانا سلیم اللہ بروہی، مولانا سائیں عبدالمنان ھالیجوی، مولانا سائیں عبدالقیوم ہالیجوی امیر جے یو آئی صوبہ سندھ، مولانا سائیں عبدالباسط شاہ، حافظ سائیں عزیز اللہ پھوڑ، حضرت مولانا سائیں مفتی طاہر ہالیجوی، مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب درگاہ بیر شریف، بھائی وقار احمد پھوڑ، عبد المؤمن پھوڑ، مفتی نعیم اللہ پھوڑ (نگران مجلس جونگل شہر) کے ہوئے۔ 18؍دسمبر بروز جمعرات بعد نماز مغرب مرکزی جامع مسجد اقصیٰ لکھید ضلع شکار پور میں حضرت مولانا علی شیر بروہی امیر جے یو آئی سٹی شکار پور کی زیر سرپرستی اور مولانا حافظ ظفراللہ سندھی کی نگرانی میں کانفرنس منعقد ہوئی۔ تلاوت قرآن مجید حافظ حبیب الرحمٰن چنہ نے اور نعت خوانی حافظ عبدالمجید نے کی۔ مولانا علی محمد مہر، مولانا حزب اللہ چنہ، حاجی عبدالفتاح مہر، حضرت مولانا قاری مجیب الرحمٰن مدنی، مولانا محمد عبداللہ چغرزئی، مولانا محمد یوسف سومرو، قاری عبدالغفور سومرو، حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ، حضرت مولانا سائیں عبدالمجیب قریشی صاحب درگاہ بیر شریف کے بیانات ہوئے۔

19؍دسمبر بروز جمعہ صبح 9 بجے مدرسہ بنات حوا میں عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت خان پور شہر کے زیراہتمام خواتین کے لئے ختم نبوت پروگرام رکھا گیا، جہاں تلاوت قرآن پاک قاری محمد اسرار احمد چشتی نے کی۔ نعت خوانی نادر لیاقت آرائیں نے کی۔ مولانا ظفراللہ سندھی، مولانا محمد عبداللہ چغرزئی، مہمان خصوصی حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ کے بیانات ہوئے۔ مفتی محمد شاہد آرائیں، ماسٹر شاہد ادریس آرائیں، محترم غلام سرور، بھائی حاجی سلیم آرائیں نے انتظامی امور سرانجام دیئے۔ 19؍دسمبر بروز جمعہ مرکزی جامع مسجد اشرفیہ دین پور محلہ شکار پور میں حضرت مولانا قاضی احسان احمد مدظلہ نے خطبہ جمعہ دیا جبکہ جامع مسجد حنفیہ بلال خان پور شہر میں مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے بیان کیا۔ بعد نمازِ مغرب عظیم الشان ختم نبوت کانفرنس خانپور شہر میں حضرت مولانا سائیں عبداللہ پھوڑ سجادہ نشین درگاہ جرار شریف کی زیر سرپرستی منعقد ہوئی۔ مفتی غلام قادر بروہی امیر جے یو آئی خان پور نے صدارت کی، مولانا حافظ ظفراللہ سندھی نے نگرانی کی۔ نقابت کے فرائض مولانا محمد عبداللہ چغرزئی نے ادا کئے، تلاوت قاری ظہیر احمد، نعت حافظ محمد وسیم حیدری نے پیش کی۔ اس کانفرنس میں مولانا عنایت اللہ بروھی، قاری اسرار احمد چشتی، مولانا خدا بخش، حضرت مولانا سائیں عبداللہ مہر، حافظ اسامہ محمود ہالیجوی صدر جمعیت طلبہ اسلام صوبہ سندھ، پروفیسر مفتی لطف اللہ بروہی، ماسٹر اصغر، نعت خواں حافظ ابوبکر بیروی، مولانا قاضی احسان احمد، حضرت مولانا سائیں مسعود احمد سومرو صاحب امیر مجلس لاڑکانہ نے شرکت کی اور بیانات کئے۔ یہاں بھی مفتی محمد شاہد آرائیں، ماسٹر شاہد ادریس آرائیں، محترم نادر لیاقت آرائیں، غلام سرور، بھائی حاجی سلیم آرائیں، ندیم کاظم نے انتظامی امور سنبھالے۔ اللہ تعالیٰ ان تمام پروگراموں کو شرف قبولت عطا فرمائے۔ آمین۔

فرما گئے یہ ہادیؐ — لا نبی بعدی

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے مرکزی دار المبلغین کے زیر اہتمام

ختم نبوت کورس

33 واں سالانہ

24 جنوری 2026 تا 15 فروری 2026

بمقام

مدرسہ عربیہ ختم نبوت

مسلم کالونی چناب نگر ضلع چنیوٹ

زیر سرپرستی

پیر طریقت رہبر شریعت ولی کامل حضرۃ مولانا حافظ محمد ناصر الدین خان خاکوانی حفظہ اللہ نقشبندی مجددی صاحب امیر مرکزیہ عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت

- کورس میں شرکت کے خواہشمند حضرات کیلئے کم از کم درجہ رابعہ۔ یا بی اے پاس ہونا ضروری ہے ۔
- شرکاء کو کاغذ قلم، رہائش خوراک، نقد وظیفہ، منتخب کتب کا سیٹ دیا جائے گا ۔
- کورس کے اختتام پر امتحان ہوگا کامیاب ہونے والوں کو اسناد دی جائیں گی نیز پوزیشن حاصل کرنے والوں کو اضافی کتب دی جائیں گی
- داخلہ کے خواہشمند سادہ کاغذ پر درخواست ارسال کریں جس میں نام، ولدیت، مکمل پتہ اور تعلیمی تفصیل لکھی ہو۔
- موسم کے مطابق بستر ہمراہ لانا انتہائی ضروری ہے

خواہش مند طلباء اس نمبر پر درخواست وٹس ایپ کریں

+92301-4151159

منجانب شعبہ نشر و اشاعت

برائے رابطہ

مولانا عزیز الرحمن ثانی 0300-4304277

مولانا غلام رسول دین پوری 0300-6733670

عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت